ملفوظات

حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہٗ

انیس الارواح

اردو ترجمہ

حکیم مطیع الرحمٰن قریشی نقشبندی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ لاہور

ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہٗ

متوفی سنہ ۶۰۷ھ

انیس الارواح

جمع کردہ جناب خواجہ بزرگ شیخ معین الدین چشتی اجمیری قدس اللہ سرہٗ

متوفی سنہ ۶۲۷ھ

○

اردو ترجمہ

حکیم مطیع الرحمٰن قریشی نقشبندی

○

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ داتا دربار ○ لاہور

نام کتاب	انیس الارواح
مترجم	حکیم مطیع الرحمٰن قریشی نقشبندی
کمپوزنگ	الفاروق کمپیوٹرز، لاہور
تعداد	ایک ہزار
تاریخ شاعت	اگست 1999ء
طابع	ایل جی پرنٹرز، لاہور
ہدیہ	-/27 روپے

فہرست مضامین

انتساب

میں اپنی زیر نظر علمی و روحانی یادگار کو
صاحبزادہ ذی وقار سید نصیر الدین نصیر گیلانی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ گولڑہ شریف
کے نام نامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کا
وجود مسعود اس قحط الرجال کے زمانہ میں ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

ذرۂ خاکم ولے با مہر دارم دوستی
پائے کوباں تا فرازِ آسماں خواہم شدن

خواجہ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ

تذکرہ خواجہ حضرت عثمان ہارونی قدس سرہ اللہ

جان لیجئے کہ ہارون (بفتحہ واو) ژندن سے نصف کوس کے فاصلہ پر ایک قصبہ ہے البتہ مرات الاسرار میں لکھا ہے کہ آپ کا مسکن ملک خراسان کے قصبہ ہارون میں تھا جو نواحی نیشاپور میں ہے ایک اور قول کے مطابق ہارون ملک ماورالنہر میں سے دیارِ فرغانہ کا ایک قصبہ ہے خیر الاذکار میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ نور محمد مہاوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ "ہارون کے واو پر زبر ہے کیونکہ آپ کی جائے ولادت ہارون تھی یہ جگہ عراق میں نیشاپور کے مضافات میں واقع ہے اس لفظ کو ہارونی یعنی را پر پیش اور واؤ پر جزم پڑھنا غلط تلفظ ہے۔

آپ کی کنیت ابو النور تھی آپ حافظ قرآن تھے اور دن رات میں دو ختم کرتے تھے آپ علومِ ظاہری و باطنی کے عالم اور صاحب وجد و سماع تھے۔ آپ کا وصال چھ ماہ شوال ۶۰۷ھ کو ہوا جیسا کہ مرات الاسرار اور اقتباس الانوار میں لکھا ہے اور آداب الطالبین کے مطابق ۵؍ شوال کو اور سفینۃ الاولیاء میں دس شوال کو تاریخ وصال لکھی ہے ایک اور روایت کے مطابق ۶۰۳ھ میں وصال فرمایا آپ کی قبر مبارک مکہ معظمہ میں کعبہ شریف اور جنت معلیٰ کے مابین ہے سیر الاقطاب کے مطابق آپ کے چار خلفا تھے۔ اول حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ، دوم حضرت سید محمد ترک نارنولی، سوم حضرت شیخ سعدی سنگوچی رحمتہ اللہ علیہ کہ ان کی قبر بھی نارنول میں پہاڑ کے اوپر ہے چہارم حضرت شیخ نجم الدین صغریٰ رحمہم اللہ علیہ کہ ان کا مزار

مبارک پرانی دہلی میں خانقاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ میں مغرب کی طرف پہاڑ میں ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں سفر پر تھا کہ راستہ میں دریا آگیا آپ نے مجھ سے آنکھیں بند کرنے کو کہا میں نے تعمیل کی۔ تھوڑی دیر بعد پھر فرمایا "آنکھیں کھول دو" میں نے پھر تعمیل کی تو دیکھا ہم دونوں دریا کے دوسرے کنارے کھڑے ہیں دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا کہ یہ پانچ بار سورۂ فاتحہ پڑھنے کی برکت ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرا بیٹا عرصہ چالیس سال سے لاپتہ ہے معلوم نہیں کہ زندہ بھی ہے یا نہیں اس کی بازیابی کے لئے دعا فرمائیں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ کے بعد حاضرین سے مل کر اس نیت سے سورۂ فاتحہ پڑھنے کو کہا تاکہ سائل کا لڑکا واپس آجائے سب نے تعمیل کی پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ تم جاؤ امید ہے لڑکا گھر پہنچ گیا ہوگا۔ تھوڑی ہی دیر بعد خوشی خوشی وہ شخص لڑکے کو ساتھ لئے پھر حاضر ہوا۔ آپ نے لڑکے سے گمشدگی کے بارے تفصیلات دریافت کیں تو اس نے بتایا کہ مجھے جنات نے دریائے محیط کے ایک جزیرے میں طوق اور بیڑیاں پہنا کر قید کر رکھا تھا آج آپ سے ملتا جلتا ایک شخص آیا جسے دیکھتے ہی میری سب زنجیریں کٹ گئیں اور اس شخص نے مجھے بازو سے پکڑ کر میرے گھر پہنچادیا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پڑوس میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خادم رہا کرتا تھا جو فوت ہوگیا تو میں بھی اس کے جنازہ کے ساتھ گیا لوگ تدفین کے بعد واپس آگئے مگر میں وہاں ہی ٹھہر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ فرشتوں نے اسے عذاب دینا شروع کر دیا اتنے میں

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور اپنا مرید ہونے کی بنا پر فرشتوں سے عذاب روکنے کو کہا فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام پہنچایا کہ دراصل اسے آپ سے مخالفت ہی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے آپ نے فرمایا کہ خواہ کچھ بھی ہو آخر اسے مجھ سے نسبت تو ہے۔ اگر میرے دامن سے وابستہ شخص پر عذاب ہو تو مجھے شرم آتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام گناہ بخش دیئے اور عذاب سے بھی نجات دی۔

منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کا گزر ایک بہت بڑے آتشکدہ پر سے ہوا۔ آپ نے آتش پرست کو خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرنے کو کہا جو اس آگ کا بھی خالق ہے اس نے کہا کہ ہمارے مذہب میں آگ ایک مقدس چیز ہے آپ نے پوچھا کہ کیا یہ آگ تمہیں جلاتی نہیں ہے؟ آتش پرست نے کہا کیوں نہیں؟ جلانا تو اس کی فطرت میں ہے۔ بھلا ایسا کون ہے جسے آگ نہ جلائے آپ نے اس آتش پرست کے لڑکے کو گود میں لیا اور قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ پڑھتے ہوئے آگ میں کود گئے آپ پورا ایک پہر آگ میں رہے اس دوران ہزاروں کفار آگ کے گرد جمع ہو گئے تھے جب آپ باہر تشریف لائے تو اس بچے نے لوگوں کو بتایا کہ وہاں تو آگ کی بجائے ایک بہت وسیع باغ ہے آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر وہ آتش پرست اپنے بیٹے اور دیگر لوگوں کے ہمراہ مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ آپ نے باپ کا نام عبداللہ اور بیٹے کا نام ابراہیم رکھا اور توجہ ظاہری و باطنی سے درجہ ولایت تک پہنچایا۔

منقول ہے کہ ایک روز آپ کا ایک خادم اپنے پڑوسی کی شکایت لے کر آیا کہ اس نے باوجود ہمارے منع کرنے کے اپنا مکان اتنا اونچا کروالیا تھا کہ خادم کے گھر کی بے پردگی ناگزیر تھی حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا اسے

معلوم نہیں کہ تم میرے خادموں میں سے ہو؟ عرض کی وہ اس رشتہ سے بخوبی آگاہ ہے آپ نے فرمایا بڑے تعجب کی بات ہے کہ وہ بالا خانے سے گرا کیوں نہیں؟ اور اس کی گردن کیوں نہیں ٹوٹی؟ تھوڑی دیر بعد وہ شخص بالا خانے سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔

طویل سفر کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ مکہ شریف پہنچے بیت اللہ شریف میں اعتکاف کیا اور وہیں ماہ شوال ۶۰۷ھ میں جنت الفردوس کی طرف رحلت فرمائے۔ مکہ مکرمہ ہی میں تدفین ہوئی اور وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ عالم بنا۔

مورخہ 29 اپریل 1999ء

حکیم مطیع الرحمٰن قریشی میانوالی
مکان نمبر ڈی۔135 / الیف۔11
محلہ ابراہیم آباد میانوالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

جان لو! اللہ تعالیٰ تمہیں سعادت مند کرے کہ انبیاء کرام کے اخبار و آثار اور اولیاء کے اسرار و انوار جو کہ سید العابدین، بدر العارفین، اہل ایمان میں سے مکرم ترین بہت زیادہ احسان اور نیکی کرنے والے حضرت شیخ معظم خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ (اللہ انہیں اور ان کے والدین کریمین کو بخشے) سے سنے گئے انہیں اس رسالہ میں جو کہ "انیس الارواح" کے نام سے موسوم ہے لکھ رہا ہوں۔

تمام تعریفوں کے لائق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو کہ رب العالمین ہے۔ تمام مسلمانوں کے لئے دعاگو فقیر حقیر اضعف العباد حضرت معین الدین حسن سنجری کو شہر بغداد کی مسجد جنید بغدادی رحمتہ اللہ میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کی پا بوسی کی سعادت حاصل ہوئی بڑے بڑے مشائخ آپ کی خدمت اقدس میں موجود تھے۔ جونہی میں حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا دو رکعت نفل ادا کرو۔ میں نے حکم کی تعمیل کی پھر فرمایا قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاؤ میں روبقبلہ ہو کر بیٹھ گیا پھر آپ نے فرمایا سورۂ بقرہ پڑھو۔ میں نے پڑھی پھر فرمایا اکیس بار درود شریف پڑھو میں نے ۲۱ بار درود شریف پڑھا پھر وہ خود اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنا منہ آسمان کی طرف کیا میرا ہاتھ پکڑ کر کہا آتا کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچا دوں۔ جونہی یہ فرمایا تو ہاتھ میں قینچی تھی اور میرے سر پر چلا کر میرے تمام سر کے بال تراش ڈالے۔ پھر چہار ترکی ٹوپی مجھ عقیدت مند کے سر پر رکھی اور ایک خصوصی گدڑی بھی عطا فرمائی پھر فرمایا

بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا۔ پھر فرمایا ہمارے سلسلہ میں ایک رات اور ایک دن مجاہدہ ہوتا ہے
لہٰذا تم آج کا دن اور آج کی رات مجاہدہ میں مشغول ہو جاؤ چنانچہ میں تعمیل ارشاد کرتے
ہوئے ایک رات اور ایک دن مجاہدہ میں مشغول ہو گیا دوسرے دن جب خواجہ صاحب
کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھو میں نے
پڑھی پھر فرمایا نظر اوپر اٹھاؤ جونہی میں نے اوپر آسمان کی طرف نظروں کو اٹھایا تو انہوں
نے فرمایا کیا نظر آیا؟ میں نے کہا عرش عظیم تک دیکھ رہا ہوں پھر فرمایا اب نیچے دیکھو۔
میں نے زمین کی طرف دیکھا تو فرمایا کیا نظر آیا میں نے کہا کہ تحت الثریٰ تک دیکھ رہا
ہوں۔ پھر فرمایا ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھو میں نے پڑھی پھر فرمایا دوبارہ اوپر دیکھو میں
نے اوپر کی طرف دیکھا تو فرمایا کہاں تک دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ حجاب عظمت
تک دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا اب آنکھیں بند کرو۔ میں نے اپنی آنکھوں کو بند
کیا تو فرمایا اب آنکھوں کو کھول دو میں نے آنکھیں کھول دیں پھر آپ نے اپنی دو
انگلیاں مجھے دکھائیں اور فرمایا کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا مجھے اٹھارہ ہزار عالم نظر آ
رہے ہیں جونہی میں نے یہ کہا تو آپ نے فرمایا جاؤ تمہارا کام مکمل ہو گیا ہے۔ سامنے
ایک اینٹ پڑی تھی مجھے فرمایا اسے اٹھالو جب میں نے اس اینٹ کو اٹھایا تو میری مٹھی
میں سونے کے دینار تھے۔ فرمایا جاؤ اور درویشوں میں اسے صدقہ کر دو۔ میں نے حکم
کی تعمیل کی اور سونے کے دیناروں کو صدقہ کر دیا پھر فرمایا چند روز ہماری صحبت میں
رہو میں نے عرض کیا بسر و چشم۔ الغرض ایک روز حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ
علیہ خانہ کعبہ کی طرف چل دیئے سب سے پہلا رفیق سفر میں ہی ان کا ہوا۔ ہم ایک
ایسے شہر میں گئے جہاں اللہ کے چند مقرب بندوں سے ہماری ملاقات ہوئی جو ابھی عالم
سکر میں تھے اور ہوش میں (عالم صحو) میں نہیں تھے۔ ہم چند روز ان کی صحبت میں رہے
مگر وہ ابھی صحو کی حالت (یعنی ہوش میں) نہیں آئے تھے۔ پھر ہم وہاں سے خانہ کعبہ کی

زیارت کے لئے گئے وہاں بھی حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے خدا کے سپرد کیا۔ پھر خانہ کعبہ کے میزابِ رحمت کے نیچے میرے لئے دعا کی چنانچہ مجھ درویش کے بارے میں آواز آئی کہ ہم نے معین الدین کو قبول کیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر ہم رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ شریف میں پہنچے۔ مجھے فرمایا "سلام پڑھو" میں نے سلام پڑھا آواز آئی اے قطب مشائخ برو بحر و علیکم السلام۔ جب یہ آواز آئی تو خواجہ صاحب نے فرمایا آ۔ اب تیرا کام مکمل ہو چکا ہے اس کے بعد ہم بدخشان میں آ گئے وہاں ہماری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی جو حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی پہلے کے بزرگ تھے۔ اس کی عمر سو سال تھی۔ وہ اللہ کی عبادت میں مشغول تھا۔ مگر اس کا ایک پاؤں نہ تھا ہم نے آپ سے ایک پاؤں نہ ہونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے ایک بار محض اپنے نفس کی خواہش کی خاطر اپنے عبادت خانہ سے قدم باہر رکھا۔ جونہی میں نے ایک پاؤں باہر رکھا آواز آئی کیا میرے ساتھ تمہارا یہی معاہدہ تھا؟ کیا اپنے معاہدہ کو بھول چکے ہو؟ وہاں مجھے ایک چھری نظر آئی میں نے اپنا ایک پاؤں کاٹ ڈالا اور کاٹ کر باہر پھینک دیا۔ آج اس واقع کو چالیس سال گذرے گئے ہیں میں عالم تحیر میں مستغرق ہوں میں نہیں جانتا کہ کل میں درویشوں کو اپنا منہ کیسے دکھاؤں گا؟ پھر ہم وہاں سے بخارا میں آ گئے اور وہاں کے بزرگوں سے بھی ملاقات کی۔ ان کے درجات اور مقامات اتنے بلند ہیں کہ انہیں حیطہ تحریر میں نہیں لایا جا سکتا تقریباً دس سال تک میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ سفر میں رہا پھر حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سفر سے واپس بغداد میں آ کر گوشہ نشین ہو گئے کچھ عرصہ کے بعد پھر سفر پر چل دیئے چنانچہ میں تقریباً دس سال تک ان کا لوٹا اور کپڑے سر پر اٹھا کر ان کے ساتھ پھرتا رہا پھر خواجہ صاحب واپس بغداد میں آ کر معتکف ہو گئے اور مجھے فرمایا کہ میں کچھ عرصہ تک اس حجرہ

سے باہر نہیں آؤں گا البتہ صرف چاشت کے وقت تم روزانہ میرے پاس آیا کرنا میں تمہیں فقر کے کچھ اسرار بتاؤں گا جو میرے بعد میرے مریدوں کے لئے اور میرے فرزندوں کے لئے یادگار رہ جائیں گے چنانچہ میں روزانہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور جو کچھ ان کی گہربار زبان مبارک سے سنتا اسے لکھ لیتا اس طرح اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی عنایت سے یہ کتاب تیار ہوگئی جو کہ اٹھائیس مجالس پر مشتمل ہے۔ پہلی مجلس ایمان کے بارے میں دوسری مجلس دعا اور مناجات کے بارے میں تیسری مجلس شہروں کی تباہی اور بربادی کے بارے میں چوتھی مجلس فرمانبرداری اور بردے کی آزادی کے بارے میں پانچویں مجلس صدقہ دینے کے بارے میں چھٹی مجلس شراب نوشی کی مذمت کے بارے میں ساتویں مجلس مومنین کو آزار پہنچانے کے بارے میں آٹھویں مجلس کسی پر بہتان لگانے کے بارے میں نویں مجلس کسب اور پیشوں کے بارے میں دسویں مجلس مصیبت کی حکمت کے بارے میں گیارہویں مجلس جانوروں کے قتل کرنے کے بارے میں بارہویں مجلس سلام کرنے کے بارے میں تیرہویں مجلس نماز کے کفارہ کے بارے میں چودھویں مجلس سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کے بارے میں پندرہویں مجلس جنت اور اہل جنت کے بارے میں سولہویں مجلس مسجد کی فضیلت کے بارے میں سترہویں مجلس دولت جمع کرنے کے بارے میں اٹھارہویں مجلس چھینک مارنے کے بارے میں انیسویں مجلس نماز کی اذان کے بارے میں بیسویں مجلس مومن کے بارے میں اکیسویں مجلس کسی کی حاجت پوری کرنے کے بارے میں بائیسویں مجلس آخری زمانے کے بارے میں تیئیسویں مجلس موت کو یاد رکھنے کے بارے میں چوبیسویں مجلس مسجد میں چراغ جلانے کے بارے میں۔ پچیسویں مجلس درویشوں کے بارے میں چھبیسویں مجلس شلوار کا پائنچہ دراز کرنے کے بارے میں ستائیسویں مجلس علماء کے بارے میں اٹھائیسویں مجلس توبہ کرنے کے بارے میں بات چیت پر مشتمل ہے۔

پہلی مجلس

ایمان کے بارے میں

آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان برہنہ ہے اس کا لباس تقویٰ ہے۔ اس کا تکیہ فقر ہے اور اس کا علاج علم ہے ایمان اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے بغیر اور کوئی معبود نہیں اور محمد، اللہ کے رسول ہیں پھر فرمایا اے مسلمانو! ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں ہے جو شخص مذکورہ گواہی نہ دے وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ کا حکم صادر ہوا ہے کہ کفار کے ساتھ **لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی گواہی دینے تک جہاد کرو (اور جب وہ یہ گواہی دے دیں تو پھر تم جہاد کو روک دو) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کافروں سے جہاد کیا حتیٰ کہ انہوں نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اس کے بعد نماز کا حکم نازل ہوا جسے مسلمانوں نے قبول کیا پھر روزہ، حج اور زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا اور مسلمانوں نے ان کو قبول کیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے پھر فرمایا یہ تمام احکامات ایمان کی توثیق اور تکرار کا حکم رکھتے ہیں۔ نماز و روزہ کے بجالانے سے ایمان کی کمی بیشی نہیں ہوتی کیونکہ جو شخص فرض نماز ادا کرے اور نماز میں کوئی کوتاہی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر حساب کتاب آسان کر دیں گے اور اگر فرض نماز کی ادائیگی میں کوتاہی کرے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ دیکھو اگر اس نے کوئی نفل ادا کیے ہیں تو اس کے نوافل سے اس کے فرائض کی کوتاہی کو پورا کر دو اور اگر اس

نے فرائض بھی مکمل طور پر ادا نہ کیے ہوں اور نوافل بھی نہ پڑھے ہوں تو وہ دوزخ کا مستحق ہوتا ہے مگر یا تو اللہ کی رحمت اور یا رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اسے دوزخ سے بچا سکتی ہے۔

البتہ شریعت کا حکم یہی ہے کہ جو شخص فرائض کا منکر ہے وہ خدا تعالیٰ کا بھی منکر ہوتا ہے اس کے باوجود اصل ایمان میں کمی بیشی نہیں ہوتی پھر فرمایا جو ہمیشہ نماز کا تارک ہو وہ بمطابق اس حدیث شریف کے "مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ كَفَرَ" (جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا)

یعنی حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک تارک الصلوۃ قتل کیے جانے کے مستحق ہیں حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک چونکہ تارک الصلوٰۃ کفر کا ارتکاب کرتا ہے اس لئے وہ قتل کیے جانے کے ہی مستحق ہیں اس لئے حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک تارک الصلوٰۃ کا قتل کرنا واجب ہے۔

پھر فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف "عمدہ" میں حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی روایت سے یہ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جب عالم ارواح میں "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) کی آواز آئی تو اس وقت تمام مسلمانوں اور کافروں کے ارواح اکٹھے تھے۔ جونہی غیب سے مذکورہ آواز بلند ہوئی تو تمام ارواح چار اقسام میں تقسیم ہو گئے۔

پہلی قسم کے ارواح نے جونہی الست بربکم کی آواز سنی تو وہ اسی وقت سجدہ میں چلے گئے اور دل اور زبان سے جواب دیا "قَالُوْا بَلٰی" (یعنی ہاں آپ ہمارے رب ہیں)
دوسری قسم کے ارواح سجدہ میں تو چلے گئے مگر انہوں نے صرف زبانی زبانی "قَالُوْا بَلٰی" (ہاں تو ہمارا رب ہے) کہا اور دل سے نہ کہا۔

تیسری قسم کے وہ ارواح تھے جنہوں نے سجدہ میں جا کر دل سے تو قَالُوْا بَلٰی (ہاں

تو ہمارا رب ہے) کہا مگر زبان سے نہ کہا۔

چوتھی قسم کے وہ ارواح تھے جنہوں نے کچھ بھی نہ کہا نہ دل سے کچھ کہا اور نہ زبان سے کچھ کہا۔

اس کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے ان کی تفصیل یوں بیان فرمائی کہ پہلی قسم کے ارواح جنہوں نے سجدہ کیا اور دل اور زبان سے قَالُوْا بَلٰی کہا تھا۔ وہ انبیاء اور اولیاء اور مومنین کا گروہ تھا۔ دوسری قسم کے ارواح جنہوں نے زبان سے تو اقرار کیا تھا مگر دل سے نہیں کہا تھا تو یہ ان مسلمانوں کا گروہ تھا جو پہلے مسلمان تھے مگر آخر کار وہ دنیا سے بے ایمان ہو کر مرے۔

تیسری قسم کے ارواح جنہوں نے دل سے تو "قالوا بلٰی" کہا تھا مگر زبان سے نہیں کہا تھا یہ ایسا گروہ تھا جو شروع میں کافر تھے مگر ان کا خاتمہ ایمان پر ہوا اور وہ مسلمان ہو کر مرے۔

چوتھی قسم جنہوں نے کچھ بھی نہ کہا وہ ایسے ارواح کا گروہ تھا جو اول و آخر کافر تھے اور دنیا سے بھی کافر ہو کر مرے۔

خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے جب یہ فوائد مکمل کیے تو وہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں وہاں سے اٹھ کر آ گیا الحمد للہ علی ذلک۔

دوسری مجلس

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا کے بارے میں

آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت امام ابو اللیث سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب فقہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَبِّهٖ كَلِمَاتٍ" (آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے) یہ اس وقت کا ماجرا ہے جبکہ حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے بھاگے جا رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! کیا مجھ سے بھاگ رہے ہو؟ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا نہیں یارب! بلکہ مجھے اپنی اس لغزش کی وجہ سے جو مجھ سے سرزد ہوئی ہے تجھ سے شرم آتی ہے۔

پھر حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے چاند گرہن اور سورج گرہن کے بارے میں بات چیت شروع کر دی آپ یوں گویا ہوئے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جب چاند گرہن اور سورج گرہن ہوا تھا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! چاند اور سورج کو کیوں گرہن لگتا ہے؟ اس پر آنجناب ﷺ نے فرمایا جب دنیا میں بندوں کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور وہ حد سے زیادہ گستاخی کرنے پر اتر آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ چاند اور سورج کو گرہن لگا دیا جائے اور ان

کے چہروں کو سیاہ کر دیا جائے تا کہ لوگ عبرت پکڑیں۔ پھر فرمایا جب محرم کے مہینہ میں سورج یا چاند گرہن ہوتا ہے تو اس سال بہت قتل و غارت ہوتی ہے اور ہر طرف فتنہ و فساد اور کمزور لوگوں کو مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اور جب صفر کے مہینے میں سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو اس سال بارشیں کم ہوتی ہیں دریا خشک ہو جاتے ہیں اور اگر ماہ ربیع الاول میں سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو اس سال قحط زیادہ پڑتا ہے اور زیادہ اموات واقع ہوتی ہیں تیز ہواؤں اور بارشوں کی کثرت ہوتی ہے اور اگر ربیع الآخر کے مہینے میں سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو بڑے لوگوں اور ارباب حل و عقد کی تبدیلی عمل میں لائی جاتی ہے اور ملک میں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے اور جب جمادی الاولیٰ میں سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو اس سال برفباری زیادہ ہوتی ہے اور ساتھ ہی بارشوں اور سیلاب کا بھی زور شور ہوتا ہے اور نیز اچانک اموات واقع ہوتی ہیں اور اگر جمادی الآخر میں سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو اس سال فصلیں اور کھیتیاں اچھی ہوتی ہیں اور ہر چیز ارزاں ہوتی ہے اور پیداوار کثرت سے ہوتی ہے لوگ خوشحال اور مرفۃ الحال ہوتے ہیں ہر طرف غلہ اور اناج کی کثرت ہوتی ہے اور اگر رجب کے مہینہ کی پہلی تاریخ کو جمعہ کا دن ہو اور چاند گرہن یا سورج گرہن ہو تو وہ سال بھوک اور فاقے کا سال ہوگا اور ہر طرف سے مصائب نازل ہوں گی اور آسمان سے سیاہی نمودار ہوگی اور اگر شعبان کے مہینہ میں سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو اس سال لوگوں میں صلح و صفائی اور امن و امان کا دور دورہ ہوگا اور اگر ماہ رمضان میں چاند گرہن یا سورج گرہن ہو اور جمعہ کا دن بھی ہو تو اس سال بھوک اور مصیبت کی کثرت ہوگی اور آسمان سے ایک سخت آواز لوگوں کو راہ راست پر آنے کے لئے آئے گی۔ اور پھر زمین پر اکڑے ہوئے اور مغرور شخص کو گرا دیا جائے گا۔ اور اگر شوال کے مہینہ میں سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو اس سال لوگ زیادہ تعداد میں بیمار ہوں گے

اور اگر ذیقعد کے مہینے میں سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو اس سال زلزلے آئیں گے اور تیز ہوائیں چلیں گی اور بہت سے درخت زمین سے اکھڑ جائیں گے اور اگر ذوالحج کے مہینہ میں چاند گرہن یا سورج گرہن ہو تو اس سال غلہ کی کثرت اور فراخی ہو گی اور حاجیوں کو راستوں میں لوٹا جائے گا اور اگر ذی الحجہ اور محرم میں چاند گرہن یا سورج گرہن ہو تو جاننا چاہیئے کہ سارا سال فتنہ و فساد جاری رہے گا اور لوگ ایک دوسرے کی عیب جوئی کریں گے اور لوگوں کے حقوق کو بھی تلف کیا جائے گا اور اس طرح لوگ اپنی آخرت کو بھی تباہ و برباد کریں گے وہ مومنوں والی بات چیت بھی نہیں کریں گے دراصل وہ منافق ہوں گے اور دنیاداروں کی عزت کریں گے اور درویشوں کو ذلیل و خوار دیکھنا چاہیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر مصائب کو مسلط کر دے گا تاکہ ان کی زندگی بھی ان پر تلخ ہو جائے پھر فرمایا کہ جب حالات اس طرح کے ہو جائیں تو پھر مصائب کی انتظار کرو۔

الغرض حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ یہ حالات بیان کرنے کے بعد مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اٹھ کر آ گیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

تیسری مجلس

شہروں کی تباہی کے بارے میں

اس مجلس میں شہروں کی تباہی و بربادی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ یحییٰ سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ سے سنا انہوں نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت بیان فرماتے ہوئے کہا کہ جب قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی۔

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلاَّ نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَاباً شَدِيْداً كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُوْراً۔

(پ ۱۵۔ ر۔ ۶)

(اور کوئی بستی نہیں جس کو ہم خراب نہ کر دیں گے قیامت سے پہلے یا آفت ڈالیں گے اس پر سخت۔ یہ ہے کتاب میں لکھا گیا)

پھر آپ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں جب گناہ عام ہو جائیں گے تو مکہ شریف کو حبشی ویران کر دیں گے اور مدینہ منورہ قحط کی وجہ سے ویران ہو جائے گا۔ اکثر خلق خدا بھوک سے مر جائے گی۔ اسی طرح بصرہ عراق اور مشہد شرابیوں کی نحوست سے خراب ہو جائیں گے اور آسمان سے اس سال بہت سی مصیبتیں نازل ہوں گی اور عورتوں کی کجروی سے یہ شہر بھی تباہ ہو جائیں گے اور شام کا ملک بادشاہوں اور حکمرانوں کے مظالم سے تباہ و برباد ہو جائے گا آسمان سے مکڑی آئے گی اور روم لواطت

کی کثرت سے تباہ و برباد ہو جائے گا اور آسمان سے ایک ہولناک آواز آئے گی جبکہ تمام خلق خدا تباہ و برباد ہو جائے گی خراسان اور بلخ تاجروں کی بددیانتی اور گناہگاری کی وجہ سے ویران ہو جائیں گے۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ خوارزم اور اردگرد کے دیگر ممالک اور شہر گانے بجانے اور موسیقی کی لعنت سے تباہ ہوں گے۔ اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے سیستان کا علاقہ سخت بلاؤں اور تاریکیوں میں ڈوب جائے گا اور وہاں پے در پے زلزلے آئیں گے جس سے زمین شق ہو جائے گی اور وہاں کے باشندے نیست و نابود ہو جائیں گے مصر نیز دوسرے ممالک میں آخری زمانہ میں اس لئے تباہی آئے گی کہ وہ عورتوں کو قتل کریں گے اور کہیں گے کہ یہ فاطمہ ہے (خدا ان کے منہ میں خاک ڈالے) پھر اللہ تعالیٰ ان بدبختوں کو زمین کے اندر دھنسا دے گا۔ سندھ اور ہندوستان بھی ویران ہو جائیں گے پھر فرمایا یہ ممالک زناکاری کی نحوست سے اور شرابیوں کی بدبختی سے ویران ہو جائیں گے پھر فرمایا کہ مشرق و مغرب کے شہروں میں مجموعی طور پر جس قدر فسادات اور گناہ ہوں گے آخری زمانہ میں یہ سب کے سب ہندوستان میں پائے جائیں گے جن کی نحوست سے اللہ تعالیٰ ہندوستان کو تباہ و برباد کرے گا اس کے بعد فرمایا کہ جب ہر طرف اسی طرح تمام شہر تباہ و برباد ہو جائیں گے تو اس وقت حضرت محمد بن عبداللہ یعنی امام مہدی رحمتہ اللہ علیہ ظاہر ہوں گے اور روئے زمین پر عدل قائم کریں گے اور ساتھ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اس وقت مسلمانوں کا امام ازحد صاحب عزت ہو گا۔ پھر فرمایا کہ اس وقت دن چھوٹے ہو جائیں گے حتیٰ کہ صرف ایک نماز دن کو ادا کی جا سکے گی پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ حاجی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ ان ایام میں سال ایک ماہ کے برابر اور ماہ ایک ہفتہ کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن ایک

لمحہ کے برابر ہو جائے گا پھر حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھیں پر نم ہو گئیں اور آپ نے فرمایا اے درویش مرد کو یہ سال یہ مہینہ اور یہ دن اسی لمحے کو ہی سمجھنا چاہیے۔ یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اٹھ کر آ گیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

چوتھی مجلس

عورتوں کی فرمانبرداری کے بارے میں

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زبان گوہر بار سے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خواجہ کائنات محمد مصطفےٰ ﷺ کی زبان دُرر بار سے عورتوں کے بارے میں سنا ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے گی وہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ساتھ بہشت میں جائے گی اس کے بعد فرمایا کہ جب خاوند اپنی بیوی کو اپنی خوابگاہ میں بلائے اور وہ خاوند کے پاس نہ آئے تو وہ اپنی پچھلی نیکیوں سے اس طرح الگ ہو جاتی ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے باہر آجاتا ہے اور اس کے گناہ بیابان کی ریت کی طرح بڑھ جاتے ہیں۔ اس حالت میں اگر عورت مر جائے اور خاوند اس سے خوش نہ ہو تو اس عورت کے لئے دوزخ کے سات دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر اس کا خاوند اس پر خوش ہو تو بہشت کے سترحصے اس عورت کے نام کر دیئے جاتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے کتاب "تنبیہ" میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کے ساتھ ترشروئی سے پیش آئے اور خاوند کے منہ کی طرف نہ دیکھے تو اس عورت کا یہی ایک گناہ آسمان کے ستاروں کی مقدار میں اس کے نام پر لکھ دیا جاتا ہے پھر فرمایا اگر خاوند کی ناک کے ایک سوراخ سے پیپ اور دوسرے سوراخ سے خون آرہا ہو اور عورت اپنی زبان سے اسے صاف کرے تو پھر بھی شوہر کے حقوق پورے

ادا نہیں ہوں گے پھر فرمایا اے درویش اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو رسول خدا ﷺ عورتوں کو حکم کرتے کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ الغرض شوہر کا حق بہت زیادہ ہے۔

اس کے بعد غلام کو آزاد کرنے کے بارے میں فرمایا کیونکہ اس دوران ایک درویش آداب بجالایا اور اس درویش کے ساتھ ایک غلام بھی تھا، درویش نے غلام کو حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے آزاد کر دیا خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اس کے لئے دعائے خیر فرمائی پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک غلام آزاد کرے گا اس کے جسم کے ہر رگ و پے کے عوض اسے پیغامبری ثواب یعنی گراں قدر ثواب دیا جائے گا اور دنیا سے جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے تمام چھوٹے بڑے گناہوں کو بخش دیں گے اور اس کے ماں باپ کو اور اس کے خاندان کے ستر آدمیوں کو بخش دے گا اور اس کے جسم کے بالوں کے برابر بہشت کے درجے اس کے نام پر الاٹ کئے جائیں گے۔ اس کے جسم کی ہر رگ کو نورانی کر دیا جائے گا اور اس کے لئے پل صراط پر سے گزرنا آسان کر دیا جائے گا۔ اس کا نام آسمان میں اولیاء کی فہرست میں درج کیا جائے گا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے اور مودبانہ کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس چالیس غلام ہیں ان میں سے بیس غلاموں کو میں خدا کی رضامندی کی خاطر آزاد کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر

تیری امت کو بخشتا ہوں۔ اور یہ سارا ثواب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ملا ہے۔

اس کے بعد حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور مودبانہ کہا یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس تیس غلام ہیں میں ان میں سے پندرہ غلاموں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضامندی کی خاطر آزاد کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلاموں کے جسم کی ہر رگ کے عوض میں ہم تیری امت کے پچاس آدمیوں کو دوزخ کی آگ سے بچاتے ہیں اور یہ سارا ثواب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا ہے اس کے بعد امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور مودبانہ کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس بہت سے غلام ہیں میں ان میں سے سو غلاموں کو اللہ کی رضامندی کی خاطر آزاد کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا خیر فرمائی اتنے میں پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ان غلاموں کے جسم کی ہر رگ کے عوض میں تیری امت کے سو آدمیوں کو بخشتا ہوں اس کے بعد حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور مودبانہ کہا یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس دنیا کا کوئی مال نہیں ہے میں اپنی جان کو اللہ تعالیٰ پر قربان کرتا ہوں اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دنیا کا کوئی مال نہیں ہے اور ہم نے دنیا میں اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئے ہیں تیری رضامندی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضامندی کی خاطر ہر عالم میں سے دس دس آدمیوں کو دوزخ کی آگ سے نجات دیتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک عادت تھی کہ جو بزرگ ان سے ملنے کے لئے آتا وہ ایک غلام ان کی خدمت میں پیش کرتا اور خواجہ صاحب اس غلام کو قبول فرما کر مالک کو کہتے تھے کہ اب تم خود اس غلام کو آزاد کرو تاکہ کل بروز قیامت میں اور تو دونوں اس کی وجہ سے دوزخ کی آگ سے نجات حاصل کریں اس کے بعد فرمایا کہ جس دن حضرت ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ نے توبہ کی جتنے غلام ان کے پاس تھے۔ سب کو اسی دن آزاد کر دیا اور حج پر روانہ ہو گئے اور کہا کہ ہر شخص اپنے پاؤں سے خانہ کعبہ میں جاتا ہے لیکن حضرت ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ کا طریق کار یہ تھا کہ ہر قدم پر دو رکعت نفل پڑھتے تھے اس طرح وہ چودہ سال کے بعد خانہ کعبہ میں پہنچے مگر وہاں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کعبہ اپنی جگہ پر موجود نہیں ہے۔ غیب سے آواز آئی اے ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ! صبر کرو کعبہ شریف ایک بڑھیا کو دیکھنے کے لئے گیا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد کعبہ شریف اپنی جگہ پر آجائے گا حضرت ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ نے جونہی یہ آواز سنی مزید حیران ہو کر رہ گئے۔ اور کہا آخر یہ کون عورت ہو گی؟ میں اس بزرگ عورت کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ الغرض جونہی وہ جنگل کی طرف گئے تو اس نے دیکھا کہ حضرت بی بی رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا بیٹھی ہوئی ہیں اور کعبہ شریف اس کے اردگرد طواف کر رہا ہے حضرت ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ کے دل میں غیرت پیدا ہوئی اور حضرت بی بی رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا سے زوردار لہجے میں پوچھا آپ نے یہ دنیا میں کیا شور برپا کر رکھا ہے؟ میں خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے چودہ سال چلتا رہا مگر مجھے کعبہ اپنی جگہ پر نظر نہ آیا۔ حضرت بی بی رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا نے اسے جواب دیا کہ تیرے دل میں خانہ کعبہ کو دیکھنے کا شوق تھا جبکہ میرے دل میں کعبہ کے مالک (صاحب خانہ) کو دیکھنے کی آرزو تھی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اے درویش! مرد وہی ہے جو اللہ

تعالیٰ کی بارگاہ میں ادھر ادھر کسی دوسری چیز کی طرف نہ دیکھے اور دنیا و آخرت میں سے کسی پر مائل نہ ہو اور نہ دنیا کی لالچ کرے اور نہ آخرت کی۔

الغرض جب مرد اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو جو کچھ اللہ کے پاس ہوتا ہے وہ سب کچھ اس پر قربان کرتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ کعبہ شریف بھی حضرت بی بی رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا کا طواف کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسی ہی شخصیت کو پسند کرتا ہے۔

پھر فرمایا اے درویش یہی تصور کرو کہ جب سید عالم ﷺ اللہ کے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ بھی ان کا ہو گیا درمیان میں کچھ نہ رہا۔ اس وقت آواز آئی کہ کہو۔ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اور جب سراپردۂ عظمت سے تحت الثریٰ تک کے ساکنین نے نیز دنیا و آخرت کی ہر مخلوق نے یہ کیفیت دیکھی تو ملک سے لے کر ملکوت تک اور بشر سے لے کر جنات تک نے نیز ہر دوسری مخلوق نے بھی خود کو ان کا طفیلی سمجھا اور اسی کے دامن سے وابستہ ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! کل بروز قیامت ہمارا بھی خیال رکھنا اور ہمیں بھی اپنی شفاعت سے محروم نہ کرنا۔

پھر حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اے درویش جب تمہیں علم ہو جائے کہ دوست تمہارا ہو گیا ہے تو گویا ہر ایک چیز تیرے ملک میں آ گئی ہے لیکن مرد وہی ہوتا ہے جو تمام موجودات عالم سے الگ تھلگ ہو جائے اور اپنے محبوب حقیقی کے عشق میں ہی مشغول رہے تاکہ محبوب حقیقی کی ہر ایک چیز اس مردِ حق کی اقتدا اور پیروی کرے۔

اس کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اے درویش! ایک بار میں سیستان کی جانب سفر کر رہا تھا کہ میں نے سیستان میں ہی ایک بزرگ کو دیکھا جسے لوگ سیستانی شیخ کہتے تھے وہ بہت ہی با عظمت اور بار عب بزرگ تھے میں نے ان

باعظمت بزرگ پہلے کہیں نہیں دیکھا تھا وہ بزرگ عالم حیرت میں تھا جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے میں نے اپنے سر کو جھکا لیا انہوں نے فرمایا سر کو اوپر اٹھاؤ میں نے سر کو اوپر اٹھایا پھر انہوں نے فرمایا اے درویش! آج مجھے تقریباً ستر سال ہو گئے ہیں کہ میں حق کے بغیر اور کسی کی طرف مشغول نہیں ہوا ہوں۔ اب جو میں تیری طرف متوجہ ہوا ہوں تو اس لئے کہ مجھے تیری طرف توجہ کرنے کا حکم ملا ہے۔ لہٰذا سنو! اگر اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو اس کے بغیر اور کسی کی طرف مشغول نہ ہو اور کسی کو اپنا جلیس نہ بناؤ تاکہ کہیں جل ہی نہ جاؤ۔ وہ اس لئے کہ اللہ کی غیرت کی آگ عاشقان خدا کے ارد گرد ہی رہتی ہے جونہی اللہ کا عاشق اللہ کے بغیر کسی اور کی طرف توجہ کرتا ہے تو اللہ کی آتش غیرت اسے نیست و نابود کر دیتی ہے اور یہ بھی جان لو کہ محبت کی راہ میں جو درخت آتا ہے اس کی دو ٹہنیاں ہوتی ہیں ایک ٹہنی کو نرگس وصال کہتے ہیں اور دوسری ٹہنی کو نرگس فراق کہتے ہیں اور اللہ کا جو عاشق ان دونوں سے بے نیاز ہو جائے اسے صحیح معنوں میں محبوب حقیقی کا وصال نصیب ہوتا ہے اور جو شخص اس محبوبِ حقیقی کی بجائے کسی دوسرے کی طرف مائل ہوگا تو وہ محبوب حقیقی (اللہ) سے جدا ہو جائے گا۔ جب اس بزرگ نے یہ باتیں ارشاد فرمائیں تو اس کے بعد اس نے کہا اے درویش اب آپ تشریف لے جائیں کیونکہ میں تمہاری وجہ سے اپنی مشغولیت سے رک گیا ہوں۔ چنانچہ وہ بزرگ یہ کہہ کر عالم تحیر میں مشغول ہو گئے اور میں واپس آ گیا۔

اس کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اے درویش ہم غلام کو آزاد کرنے کی فضیلت بیان کر رہے تھے حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے وہ دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لیتا ہے اور ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کے وقت

اسے بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں پھر فرمایا میں نے حضرت خواجہ محمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے اسے اس دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے بہشت کا شربت پلایا جاتا ہے۔اور اس پر نزع (جان کنی) آسان کردی جاتی ہے۔ اسے بروز قیامت عرش کے سایہ کے نیچے جگہ ملتی ہے اور اسے بے حساب و کتاب بہشت میں داخل کیا جاتا ہے۔

حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ یہ فوائد بیان فرمانے کے بعد مشغول بہ حق ہو گئے اور میں واپس آگیا۔الحمد للہ علی ذلک۔

پانچویں مجلس

صدقہ دینے کے بارے میں

فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے فتاوی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یوں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔

مَا اَفْضَلُ الْاَعْمَال یَارَسُوْلَ اللّٰہ؟ یعنی یارسول اللہ ﷺ سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ۔ کیونکہ صدقہ دینا دوزخ کی آگ سے پردہ بن جاتا ہے یعنی صدقہ دینے والا دوزخ کی آگ سے بچ جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ صدقہ کے بعد پھر کونسا عمل افضل تر ہے؟ فرمایا قرآن کی تلاوت۔

پھر حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نفس کا ستر سال تک مجاہدہ کیا ہے یعنی اپنے نفس کے ساتھ میں نے جہاد کیا ہے میں ہی جانتا ہوں کہ اس راہ میں مجھے کیسی کیسی تکالیف اٹھانی پڑی ہیں۔ مگر بارگاہ ایزدی میں حاضر ہونے کے لئے اس وقت دروازہ کھلا جب کہ میں نے اپنے مِلک میں تمام مال کو راہِ خدا میں دے دیا۔ یعنی جب میں نے اپنا سب کچھ راہِ خدا میں دے دیا تو تب وہ دوست (اللہ تعالیٰ) میرا ہوا۔ اور جو کچھ اس دوست (اللہ تعالیٰ) کے مِلک میں تھا وہ میرا اپنا ہو گیا۔

پھر خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ نے آثار اولیاء میں لکھا ہے کہ اللہ کی راہ میں ایک درم صدقہ دینا ایک سال کی اس عبادت سے بہتر ہے جبکہ راتوں کو قیام کیا جائے اور دن کو روزہ بھی رکھا جائے۔

پھر فرمایا جس دن حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی ہزار دینار اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے تو وہ خود ایک گدڑی پہن کر سرور عالم ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے پوچھا اے ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر کے اخراجات کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے خدا اور رسول کافی ہیں۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

علامہ اقبال

جونہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جواب دیا اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار مقرب فرشتوں کے ساتھ گدڑی پہنے ہوئے آگئے اور السلام علیکم کہا اور پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے آج حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو ہماری راہ میں اپنا مال خرچ کیا ہے ہماری طرف سے اسے سلام پہنچاؤ اور اسے کہو کہ تم نے وہ کچھ کیا جو ہماری مرضی تھی۔ اور اب ہم وہ کرتے ہیں جو تیری مرضی ہو گی چنانچہ آج حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو اور تمام فرشتوں کو ہم نے حکم دیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید میں گدڑی پہنیں اور ہم کل بروز قیامت تمام گدڑی پوشوں کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گدڑی کے طفیل بخش دیں گے۔

پھر خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بار حضرت امیر المومنین علی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغمبر ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! قرآن پڑھنا افضل ترہے یا صدقہ دینا! تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ صدقہ دینا افضل تر ہے کیونکہ صدقہ دوزخ کی آگ سے بچالیتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ایک بار ایک یہودی راستہ میں کھڑے ہو کر ایک کتے کو روٹی کے ٹکڑے کھلا رہا تھا۔ اتفاقاً حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ وہاں سے گزرے اور پوچھا کہ اپنے ہو یا بیگانے ہو؟ یعنی مسلمان ہو یا نہیں؟ اس پر یہودی نے کہا بیگانہ ہوں یعنی مسلمان نہیں ہوں۔ اس پر حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا صدقہ دینا قبول نہیں ہے۔ یہودی نے کہا اگر میرا صدقہ دینا اللہ کو قبول نہیں ہے تو بہر حال وہ میرے اس کام کو دیکھ رہا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں؟

الغرض کچھ عرصہ کے بعد حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کعبہ شریف میں تشریف لے گئے وہاں انہوں نے کعبہ کے پرنالے (میزاب رحمت) کے نیچے سے ربی، ربی کی آواز سنی اس کے ساتھ ہی غیب سے آواز آئی کہ اے میرے بندے لبیک لبیک۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ حیران ہو گئے اور انہوں نے ارادہ کیا کہ میں جا کر اسے دیکھوں تو سہی۔ یہ تو کوئی اللہ کا خاص اور نیک بندہ ہی ہو گا۔ چنانچہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ جونہی وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک آدمی سجدہ میں پڑا ہوا ہے اور "رَبِّیْ رَبِّیْ" (یعنی اے میرے رب! اے میرے رب) کہہ رہا ہے حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کچھ دیر وہاں ٹھہرے الغرض جب دوسرے شخص نے سجدہ سے سر اٹھایا تو اس نے حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے کہا کہ کیا تو مجھے پہچانتا ہے حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا "نہیں" اس پر اس نے کہا کہ میں وہی شخص ہوں جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ تیرا صدقہ قبول نہیں ہے۔ اب تو نے دیکھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے صدقہ کو قبول کر

لیا ہے اور اس نے مجھے اپنے گھر (بیت اللہ) میں بلا لیا ہے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے کتاب آثار اولیاء میں پڑھا ہے کہ صدقہ ایک نور ہے اور صدقہ حوروں کا زیور ہے اور صدقہ ہزار رکعت نوافل کی نماز سے افضل ہے پھر فرمایا کہ بروز قیامت صدقہ دینے والوں کو عرش کے نیچے جگہ ملے گی اور جو لوگ مرنے سے پہلے صدقہ دیتے ہیں وہ صدقہ موت کے بعد ان کے لئے ایک گنبد بن جائے گا۔

پھر فرمایا کہ صدقہ بہشت کی طرف جانے کا سیدھا راستہ ہے اور جو شخص صدقہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہوتا پھر فرمایا کہ خواجہ حاجی رحمتہ اللہ علیہ کے مہمان خانہ میں صبح سے شام تک آنے والوں میں سے کوئی شخص کچھ کھائے بغیر نہیں جاتا تھا اگر کسی وقت کھانے کی کوئی چیز نہ ہوتی تو خادم کو اشارہ کرتے تھے کہ اسے پانی ہی پلا دیا جائے تاکہ آج کا روز بالکل خالی نہ جائے پھر فرمایا اے درویش زمین سخیوں پر فخر کرتی ہے۔ جو بھی رات یا دن گزرتا ہے سخی کے نامہ اعمال میں نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

پھر فرمایا کہ سخیوں کو بہ نسبت دوسرے لوگوں کے ایک ہزار سال پہلے بہشت کی خوشبو آجائے گی۔ اور ان کے نامہ اعمال میں روزانہ پیغامبری ثواب لکھا جاتا ہے۔

یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ **الحمد للّٰہ علی ذلک۔**

چھٹی مجلس

مویز منقی کی شراب کے بارے میں

آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت عمر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے جو کہ کتاب مشارق الانوار میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مویز منقی کی شراب پینا حلال نہیں ہے اور قطعی حرام ہے۔ مسلمانوں کے لئے اس کا پینا جائز نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک مویز منقی پختہ اور سخت نہ ہو جائے اگر اس کا پانی نچوڑ کر پی لیا جائے تو وہ جائز ہے اگر ایک دفعہ نچوڑنے سے تمام پانی نہ نکلے اور مویز سخت ہوں تو پھر اس کا پانی پینا جائز نہیں۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے والے پر لعنت کی ہے پھر حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا از روئے شریعت تو شراب کا کاروبار کرنا حرام ہے مگر طریقت میں اس نہر کا پانی پینا بھی جائز نہیں جو اللہ کی عبادت کرنے میں سستی پیدا کرے۔ پھر فرمایا کہ ایک بار حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ اپنے نفس کے مجاہدہ کے بارے میں ہمیں کچھ بتائیں اس پر حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اگر اپنے نفس کے مجاہدہ کا حال تم سے بیان کروں تو تم اس کا سننا بھی برداشت نہیں کر سکو گے البتہ اگر آپ سننا

ہی چاہتے ہیں تو صرف ایک واقعہ بیان کرتا ہوں کہ میں نے اپنے نفس کے ساتھ کیسا جہاد کیا تھا۔

واقعہ یوں ہے کہ ایک رات میں نے اپنے نفس کو نماز پڑھنے کے لئے کہا لیکن میرے نفس نے میری خواہش کو پورا نہ کیا چنانچہ اس رات وہ نماز مجھ سے فوت ہو گئی وجہ یہ ہوئی کہ اس دن میں نے اپنے معمول سے کچھ زیادہ کھا لیا تھا چنانچہ جب صبح ہوئی تو میں نے عہد کیا کہ ایک سال تک میں اپنے نفس کو پانی نہیں دوں گا۔

حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے پھر فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ ابوتراب نخشی رحمتہ اللہ علیہ کے دل میں مرغی کے انڈے اور سفید میدہ کی روٹی کھانے کا شوق اور ہوس پیدا ہوا۔ آپ کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ اگر آج مرغی کا انڈا اور سفید میدہ کی روٹی مل جائے تو میں آج اس سے اپنا روزہ افطار کروں گا۔ چنانچہ وہ عصر کی نماز کے بعد تجدید وضو کے لئے باہر صحرا میں نکل آئے اتفاقاً وہاں ایک نوجوان لڑکا آگیا اور انہیں برا بھلا کہنے لگا اور ان سے الجھ گیا اور بلند آواز سے چور چور کہنے لگ گیا کہ کل یہی چور ہمارے گھر کا سامان چرا کر لے گیا تھا آج پھر وہی چور ہمارے گھر کا سامان چرانے کے لئے آگیا ہے۔ لڑکے کی آواز سن کر ادھر ادھر سے بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے چنانچہ وہ لڑکا اور اس کا باپ انہیں مکے اور گھونسے مارنے لگے وہ بزرگ مکوں اور گھونسوں کو گنتا جاتا تھا جب انہیں چھ مکے لگ چکے تو اچانک وہاں ایک ایسا آدمی آگیا جو حضرت خواجہ ابوتراب نخشی رحمتہ اللہ علیہ کو جانتا تھا۔ اس نے فوراً کہا اے لوگو! یہ چور نہیں ہے یہ تو حضرت خواجہ ابو تراب نخشی رحمتہ اللہ علیہ ہیں جو بہت بڑے بزرگ ہیں چنانچہ لوگوں نے ان سے معافی مانگی کہ ہم نے آپ کو پہچانا نہیں تھا اور آپ کو جو تکلیف ہماری طرف سے ہماری لاعلمی کی وجہ سے پہنچی ہے آپ اس کی ہمیں معافی دے دیں بہر حال وہاں سے وہی واقف آدمی ان کو اپنے گھر میں لے گیا تاکہ

رات کو اسے اپنے گھر میں مہمان رکھے۔ اتفاق سے اس آدمی کے گھر میں مرغی کا انڈا اور سفید میدہ کی روٹی تیار تھی وہ لے کر حاضر ہو گیا جونہی حضرت خواجہ ابو تراب نخشی رحمتہ اللہ علیہ نے مرغی کا انڈا اور نان دیکھے تو مسکرا دیئے اور کہا برادر! میں یہ نہیں کھاؤں گا۔ اس کے میزبان نے پوچھا کیوں؟ تو فرمایا کہ آج میں نے مرغی کے انڈے اور نان کے کھانے کی صرف خواہش کی تھی کہ مجھے اس کے کھانے سے پہلے چھ زوردار مکے لگے اب اگر میں نے انڈا اور نان کھالیا تو میں نہیں جانتا کہ مجھ پر کیا مصیبت نازل ہو گی۔ یہ کہہ کر حضرت خواجہ ابو تراب نخشی رحمتہ اللہ علیہ اس کے گھر سے کچھ کھائے پئے بغیر چلے گئے۔

حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ یہ فوائد بیان فرمانے کے بعد مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ الحمد للّٰہ علی ذلک۔

ساتویں مجلس

مومن کو دکھ پہنچانے کے بارے میں

ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ جو مومن کو تکلیف پہنچائے گا گویا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی۔

فرمایا ہر مومن کے سینہ میں اسی پردے ہوتے ہیں اور ہر پردہ میں ایک فرشتہ کھڑا ہوتا ہے تو جو شخص کسی مومن کو تکلیف پہنچاتا ہے گویا وہ اسی فرشتوں کو تکلیف پہنچاتا ہے پھر نماز کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ فریضہ نماز کے بعد نوافل بھی ادا کرنے چاہئیں۔ ہمارے مشائخ فرائض نماز کے بعد نماز نافلہ بھی ادا کرتے تھے۔ جو شخص ظہر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرتا ہے اور قرآن کی جو آیات اسے یاد ہوں وہ ان رکعتوں میں پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بہشت میں جانے کی خوشخبری دیتا ہے اور قبر میں دفن ہونے کے وقت ستر ہزار فرشتے اس کے لئے تحفے لے کر آئیں گے اور اس پر یہ تحفے قربان کر دیں گے۔ اور جب وہ بروز محشر قبر سے اٹھے گا تو اسے ستر پوشاکیں پہنا کر بہشت میں داخل کیا جائے گا۔ اور جو شخص ظہر کی فرض نماز کے بعد نوافل ادا کرے گا اور جو آیات قرآنی یا سورتیں اسے یاد ہوں وہ ان رکعتوں میں پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے عوض میں اس کی ہزار حاجات کو پورا فرمائیں گے۔ اور ہر رکعت کے عوض میں اس کی ہزار نیکی لکھی جائے گی اور اسے ایک سال کی عبادت کا

ثواب دیا جائے گا۔

پھر فرمایا کہ بہت سے مشائخ نے کتاب مجیب میں لکھا ہے کہ دانا مرد وہ ہے کہ جب تک اسے نماز میں مکمل حضوری حاصل نہ ہو اس وقت تک وہ نماز کو شروع نہیں کرتا فرمایا میں نے اپنے پیر خواجہ حاجی رحمتہ اللہ علیہ کے رسالہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ نماز شروع کرنا چاہتے تھے مگر ہزار بار تکبیر پڑھ کر پھر بیٹھ جاتے تھے اور جب کامل حضوری حاصل ہوتی تب نماز کو شروع کرتے اور جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن پر پہنچتے تو کافی دیر تک غور و خوض کرتے الغرض ان سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت نماز کو شروع کرتا ہوں جب مکمل حضوری مجھے حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ جس نماز میں حق کا مشاہدہ نہ ہو مزہ نہیں آتا۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ شبلی رحمتہ اللہ علیہ دونوں بغداد سے باہر کی طرف نکلے ادھر نماز کا وقت ہو گیا۔ دونوں بزرگ تجدید وضو میں مشغول ہو گئے جب یہ دونوں حضرات نماز ادا کرنے کے لئے تیار ہوئے تو عین اسی وقت ایک آدمی اپنے سر پر لکڑیوں کا گٹھا لے کر وہاں سے گزرا جب اس نے ان دونوں بزرگوں کو نماز کی تیاری میں دیکھا تو اس نے بھی لکڑیوں کا گٹھا نیچے رکھ دیا اور وضو کرنے لگ گیا چنانچہ ان دونوں بزرگوں نے اپنی ایمانی فراست سے معلوم کر لیا کہ یہ مرد کوئی واصل باللہ ہے چنانچہ انہوں نے اس بزرگ کو امامت کے لئے آگے کیا۔ الغرض اس نے نماز پڑھانا شروع کی مگر وہ رکوع و سجود میں کافی دیر لگا دیتا تھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اپنے امام سے رکوع و سجود میں دیر لگانے کی وجہ پوچھی اس نے جواب دیا کہ رکوع و سجود میں جب میں ایک دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم یا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتا تھا تو جب تک میں "لَبَّیْکَ عَبْدِیْ" کی آواز نہ

سن لیتا تو اس وقت تک دوسری تسبیح نہیں کہتا تھا۔ لہٰذا رکوع و سجود میں دیر اس وجہ سے ہوتی تھی۔

پھر فرمایا کہ ایک بار خانہ کعبہ کے اطراف میں چند مجاوروں کے ساتھ میں بھی اعتکاف بیٹھا ہوا تھا۔ ان بزرگوں میں سے ایک بزرگ کا نام حضرت خواجہ عمر نسفی رحمتہ اللہ علیہ تھا جو اکثر مراقبہ میں رہتے تھے ایک دفعہ آپ نے مراقبہ سے سر اٹھایا اور آسمان کی طرف منہ کر کے حاضرین مجلس کو فرمانے لگے کہ تم بھی سر کو اٹھاؤ اور اوپر دیکھو چنانچہ میں نے اپنے سر کو اوپر اٹھایا اور دیکھا اس بزرگ نے فرمایا کہ فرشتے کیا کہتے ہیں اور کیا دیکھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں نے پہلے آسمان پر رحمت کے ایسے فرشتے دیکھے ہیں جو ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں ان کے لب ہل رہے ہیں پھر اس بزرگ نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ فرشتے کیا کہہ رہے ہیں میں نے کہا آپ ہم سے زیادہ بہتر جانتے ہیں جونہی میں نے یہ جواب دیا تو اس بزرگ نے اپنا سر اوپر کو اٹھایا اور یوں دعا کی کہ "اے اللہ جو کچھ تو اپنے بندوں کو سنا رہا ہے وہ ان حاضرین مجلس کو بھی سنا دے چنانچہ فوراً غیب سے آواز آئی۔ اے عزیزان! یہ فرشتے جو اپنی لبوں کو ہلا رہے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ یارب حضرت خواجہ نسفی رحمتہ اللہ علیہ کے مجاہدہ اور علم کے طفیل ان سب کو بخش دے۔

اس کے بعد فرمایا کہ گو یہ نعمت ہر ایک شخص میں موجود ہے لیکن اصل مرد وہ ہے جو جدوجہد کر کے ان مقامات کو حاصل کر لے۔

پھر فرمایا اے درویش! بغداد میں ایک بزرگ تھا جو بہت صاحب کشف و کرامات تھا لوگ اسے کہتے تو نماز کیوں نہیں پڑھتا وہ یہ جواب دیتا کہ تمہیں اس بات سے کیا سروکار ہے؟ لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ جب تک میں اپنے دوست کے جمال کو دیکھ نہ لوں اتنے تک میں آرام سے نہیں بیٹھتا۔

پھر فرمایا یہی وجہ ہے کہ بعض مشائخ نے کہا ہے کہ علم ایسا علم ہے جسے صرف عالم ہی جانتے ہیں اور زہد ایسا زہد ہے جسے زاہد ہی جانتے ہیں یعنی علم کی حقیقت کو صرف عالم اور زہد کی حقیقت کو صرف زاہد ہی جانتے ہیں اور یہ ایسے اسرار ہیں جن کو صرف اہل راز ہی جانتے ہیں۔

پھر فرمایا جو شخص عصر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرتا ہے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق اسے ہر رکعت کے عوض بہشت میں ایک محل دیا جائے گا اور یوں سمجھا جائے گا گویا وہ ساری عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہا ہے۔ اور جو شخص مغرب اور عشاء کی فریضہ نمازوں کے درمیان چار رکعت نفلی نماز پڑھے گا وہ سیدھا بہشت میں جائے گا اور ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ اور ہر رکعت کے عوض اس کے نامہ اعمال میں ثواب پیغمبری لکھا جائے گا۔ اور جو شخص عشاء کی فرض نماز کے بعد چار رکعت نوافل پڑھے گا وہ حساب کتاب کے بغیر بہشت میں داخل ہو گا مگر یہ نوافل وہی شخص پڑھتا ہے جو اللہ کا دوست ہوتا ہے۔

پھر فرمایا جو فریضہ نماز کے علاوہ نفلی نماز بھی زیادہ پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں بہت زیادہ نیکیاں لکھی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ اس کی بدی کو بھی نیکی میں تبدیل کر دے گا۔

پھر فرمایا کہ مومن کو صرف منافق اور ملعون لوگ ہی تکلیف پہنچاتے ہیں۔

الغرض ان فوائد کو مکمل کرنے کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ **الحمد للہ علی ذلک۔**

آٹھویں مجلس

بہتان کے بارے میں

فرمایا کہ جو شخص مومن کو گالی دیتا ہے وہ اس طرح ہے گویا اپنی ماں اور بیٹی سے زنا کرتا ہے یا وہ اس طرح ہے گویا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جنگ میں فرعون کی مدد کی۔

پھر فرمایا جو شخص مومن کو گالی دیتا ہے اس کی دعا کچھ عرصہ تک قبول نہیں ہوتی اور اگر وہ بغیر توبہ کے مر جائے تو گناہگار ہوتا ہے۔

اس کے بعد طعام کے بارے میں گفتگو شروع کی کیونکہ اسی اثناء میں کھانا لایا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ نیچے دستر خوان بچھاؤ تاکہ اس پر ہم کھانا کھائیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خوانچہ پر کھانا نہیں کھایا لیکن خوانچے پر رکھ کر کھانے سے منع بھی نہیں فرمایا۔ اگر خوانچے پر کھانا رکھ کر کھایا جائے تو جائز ہے۔ لیکن ہم سب دستر خوان بچھا کر کھانا کھائیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دستر خوان کے ساتھ ہماری مشابہت اور مماثلت ہو جائے۔

پھر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خوانچے کے اوپر سرخ رنگ کا دستر خوان تھا جو کہ آسمان سے اترا تھا۔ اس میں نمک بھی تھا پس جو شخص نمک کے ساتھ روٹی کھائے اس کے ہر لقمے کے ساتھ سو نیکی لکھی جاتی ہے اور بہشت کے سو درجے اسے

ملتے ہیں اور بہشت میں اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہمسائیگی نصیب ہو گی اور سرخ دستر خوان پر کھانا رکھ کر کھانے سے بہشت میں ایک بہت بڑا عالیشان محل ملے گا اور کھانا کھانے والا جب کھانے سے فارغ ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمائے گا۔

پھر فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ مودود حسن چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ جو شخص سرخ رنگ کے دستر خوان پر کھانا کھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر فرمایا کہ حضرت خواجہ مودود حسن چشتی رحمتہ اللہ علیہ کو شمس العارفین کا نام رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک سے ملا تھا وہ اس طرح کہ ایک روز وہ رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک پر پہنچے اور سلام کہا روضہ مبارک سے آواز آئی اے شمس العارفین وعلیک السلام جب وہ روضہ رسول اللہ ﷺ سے واپس ہوئے تو جو شخص انہیں راستہ میں ملتا وہ یہی کہتا اے شمس العارفین "السلام علیک" اس کے بعد اس کے حسب حال یہ واقعہ بیان فرمایا کہ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا تھا وہ اس طرح کہ جب وہ اپنے ابتدائی زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کے روضہ پر پہنچے اور یوں سلام کہا "اے سید المرسلین السلام علیک" تو روضہ پاک سے آواز آئی اے امام المسلمین علیک السلام۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کو سلطان العارفین کا خطاب آسمان سے ملا تھا چنانچہ وہ ایک رات کو آدھی رات کے وقت اٹھے اور چھت پر آئے۔ اس وقت تمام دنیا کو سوئے ہوئے دیکھا مگر کوئی بیدار نہ تھا ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ افسوس لوگ کیوں غفلت کی نیند میں سوئے ہوئے ہیں؟ ان کے دل میں یہ چاہت پیدا ہوئی کہ میں اللہ تعالیٰ سے ان لوگوں کے بیدار ہونے اور عبادت میں مشغول ہونے کی درخواست کرتا ہوں پھر خیال آیا کہ

بالعموم مقام شفاعت تو حضور سید المرسلین علیہ کا ہے۔ میری کیا مجال ہے؟ کہ یہ درخواست کروں۔ جونہی ان کے دل میں یہ خیال آیا غیب سے آواز آئی اے بایزید رحمتہ اللہ علیہ چونکہ تو نے مقام ادب کو ملحوظ خاطر رکھا ہے اس لئے لوگوں میں تجھے سلطان العارفین کا نام دیا جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ حضرت احمد معشوق رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ بھی اسی طرح کا معاملہ ہوا تھا۔ وہ اس طرح کہ موسم سرما کے چلے کی ایک رات کو جب کہ کڑاکے کی سردی تھی وہ آدھی رات کو گھر سے باہر نکل آئے اور ٹھنڈے پانی میں غوطہ لگایا۔ جب جان جانے کا خطرہ لاحق ہوا تو کہا جب تک میں یہ نہیں جان لیتا کہ میں کون ہوں اس وقت تک میں یہاں سے باہر نہیں نکلوں گا غیب سے آواز آئی تو وہ ہے کہ کل بروز قیامت تیری شفاعت سے اتنے آدمیوں کو دوزخ سے نجات ملے گی شیخ احمد معشوق رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ میں اسے کافی نہیں سمجھتا میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میں کون ہوں؟ اتنے میں اس نے غیب سے یہ آواز سنی کہ ہم نے یہ حکم دے دیا ہے کہ دوسرے درویش اور عارف لوگ ہمارے عاشق ہیں مگر تو ہمارا معشوق ہے۔ اس پر حضرت خواجہ احمد معشوق رحمتہ اللہ علیہ وہاں سے باہر نکلے چنانچہ جو شخص بھی انہیں راستہ میں ملتا وہ یوں کہتا "اے احمد معشوق السلام علیک"۔

پھر فرمایا وہ نماز نہیں پڑھتے تھے چنانچہ لوگ اسے کہتے تھے آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ اس پر آپ نے کہا اچھا میں نماز تو پڑھتا ہوں مگر سورۂ فاتحہ نہیں پڑھوں گا لوگوں نے کہا پھر یہ کیسی نماز ہوگی؟ اس پر آپ نے کہا اچھا میں سورۂ فاتحہ پڑھوں گا مگر اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ نہیں پڑھوں گا۔ لوگوں نے کہا یہ آیت بھی ضرور پڑھنا ہوگی۔ کافی بات چیت کے بعد انہوں نے نماز شروع کی جونہی سورۂ فاتحہ کو پڑھنا

شروع کیااور جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْن پر پہنچے تو ان کے تمام اعضاء سے اور ہر بال بال کے نیچے سے خون جاری ہو گیااس وقت وہ حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے اور کہااب میرے لئے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ میرا خون جاری ہو گیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھوں مگر اب میں نماز کیسے پڑھ سکتا ہوں؟

جب خواجہ صاحب نے یہ فوائد مکمل کئے تو مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ الحمد للّٰہ علی ذلك۔

نویں مجلس

مختلف پیشوں کے بارے میں

آپ نے فرمایا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور آپ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! میرے پیشہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ حضور علیہ السلام نے اس سے پوچھا تیرا پیشہ کیا ہے؟ اس نے کہا "میں درزی (ٹیلر ماسٹر) ہوں۔" نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم ایمانداری کے ساتھ یہ کام کرو گے تو تمہارا یہ پیشہ بہت اہمیت کا حامل ہے کل بروز قیامت تم حضرت ادریس علیہ السلام پیغمبر کے ساتھ بہشت میں جاؤ گے پھر ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑا ہو کر کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ میرے پیشے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا تیرا کونسا پیشہ ہے؟ اس نے کہا یارسول اللہ میرا پیشہ کھیتی باڑی کرنا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیرا پیشہ بہت ہی اچھا ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہی پیشہ تھا لہٰذا یہ پیشہ بہت برکت اور نفع والا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے برکت دے گا اور کل بروز قیامت تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریب بہشت میں رہو گے۔ پھر ایک اور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ کر کہنے لگے یانبی اللہ ﷺ! میرے پیشے کے بارے آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا تیرا کونسا پیشہ ہے؟ اس نے کہا میرا پیشہ تعلیم ہے اس پر

آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے پیشہ کو حد سے زیادہ پسند کرتا ہے اگر تم لوگوں کو اچھے کاموں کی نصیحت کروگے تو کل بروز قیامت حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ بہشت میں رہو گے اور تمہیں حضرت خضر علیہ السلام کا ثواب ملے گا۔ اگر تم انصاف کروگے تو آسمان کے فرشتے تیری بخشش کے لئے دعا کریں گے۔ اس کے بعد ایک اور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ میرے پیشہ کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا تم کونسا کاروبار کرتے ہو؟ اس نے کہا میرا پیشہ تجارت ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تجارت کرنے والا اللہ کا دوست ہوتا ہے۔ لیکن تاجر کو نماز پڑھنے کی پابندی کرنی چاہئے اور وہ شریعت سے باہر کوئی قدم نہ اٹھائے کیونکہ حدیث شریف میں ایک جگہ یوں آیا ہے:

"اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ" یعنی تجارت کرنے والا اللہ کا دوست ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے: "اَلْکَاسِبُ صِدِّیْقُ اللّٰہِ" یعنی تاجر اللہ کا صدیق ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دکانداری کرتے تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں جب وہ مسلمانی کی حقیقت سے واقف ہوئے تو دکانداری چھوڑ دی لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ دکانداری کیوں چھوڑ دی ہے؟ تو آپ نے کہا جب میں نے مسلمانی حاصل کرلی ہے تو اب میں سمجھتا ہوں کہ دکانداری کے ساتھ مسلمانی صحیح طور پر نہیں چل سکتی۔

پھر فرمایا "اَلْکَاسِبُ صَدِّیْقُ اللّٰہِ" یعنی جس شخص کو خدا پر تکیہ ہو وہ کسب پر تکیہ نہ رکھے کیونکہ کسب پر تکیہ رکھنا کفر ہے اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تمام کاروبار کو چھوڑ دے اور نماز ادا کرے اور ایسا دکاندار اللہ کا صدیق ہوتا ہے جب خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے یہ فوائد بیان کئے تو میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آگئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

دسویں مجلس

مصیبت کے بارے میں

آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مصیبت میں بلند آواز سے نوحہ گری اور بین کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے پھر فرمایا کئی مشائخ نے فرمایا ہے کہ بلند آواز سے نوحہ گری اور بین کرنا کفر ہے ایسے شخص کا نام مومنوں کی فہرست میں منافق لکھا جاتا ہے اور ایسے شخص پر اللہ کی لعنت برستی ہے جو مصیبت کے وقت بلند آواز سے نوحہ گری اور بین کرتا ہے پھر فرمایا کہ مشائخ نے کہا ہے کہ مصیبت میں جو شخص بلند آواز سے نوحہ گری یا بین کرتا ہے اس پر چالیس سال کے گناہ لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس کی سو سالہ عبادت ضائع کر دی جاتی ہے اور اگر وہ اس سال بغیر توبہ کے مر جائے تو وہ دوزخ میں ابلیس کا ساتھی ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ کسی راستہ سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے نوحہ گری اور بین کی آواز سنی اس پر انہوں نے فوراً قلعی پگھلا کر اپنے کان میں ڈال دی۔ چنانچہ وہ بالکل بہرے ہو گئے تھے۔ پھر فرمایا جو شخص مصیبت کے وقت اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ اس بندے کو رحمت کی نظروں سے نہیں دیکھتا۔ ایسا شخص قیامت کے روز سخت عذاب میں مبتلا ہو گا۔ ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو شخص مصیبت میں اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ اور بلند آواز سے بین کرے قیامت کے دن اس کے دونوں ابروؤں کے درمیان لکھا

جائے گا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہے البتہ سچے دل سے توبہ کر لے تو پھر اس کی مغفرت ہو سکتی ہے۔اور جو شخص مصیبت میں سیاہ رنگ کا ماتمی لباس پہنے اس کے لئے دوزخ میں ستر خانے بنائے جائیں گے اور اس کی کوئی عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔ایسے شخص کا حلیہ اس طرح بگڑا ہوا ہو گا گویا اس نے ستر مومنوں کو قتل کیا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں ہزار گناہ لکھے جائیں گے اور جب تک وہ کالا ماتمی لباس پہنے رکھے گا اس وقت تک آسمان وزمین کا ہر فرشتہ اس پر لعنت کرے گا۔اس کے بعد پانی پلانے کے بارے میں یوں فرمایا کہ جو شخص کسی پیاسے کو پانی پلاتا ہے اس کے گناہ اس طرح معاف کر دیئے جاتے ہیں گویا وہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور وہ حساب و کتاب کے بغیر بہشت میں داخل ہو گا اور اگر وہ اسی دن مر جائے جس دن اس نے کسی پیاسے کو پانی پلایا تو اسے شہادت کا درجہ دیا جاتا ہے پھر فرمایا جو شخص کسی بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہزاروں حاجتیں پوری کرتا ہے۔اسے دوزخ کی آگ سے نجات مل جاتی ہے اور بہشت میں اس کے نام پر ایک محل تعمیر کیا جاتا ہے۔

پھر فرمایا لڑکیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہوتی ہیں جو بھی اپنی بچیوں کو پیارا سمجھے گا اس سے اللہ اور اس کے رسول خوش ہوتے ہیں۔پھر فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ بچیاں دیتا ہے یوں سمجھو کہ وہ بچیاں خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہوتی ہیں۔اللہ تعالیٰ ان ماں باپ پر خوش ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ بچیاں دے اور وہ خوش ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان والدین کا درجہ اس شخص سے بھی زیادہ ہوتا ہے جس نے ستر بار خانہ کعبہ کی زیارت کی ہو یا جس نے ستر غلاموں کو آزاد کیا ہو الغرض جو والدین اپنی بچیوں پر رحم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے والدین پر رحمت کرتے ہیں۔

پھر فرمایا میں نے ''آثار اولیاء'' میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی ایک بیٹی ہو گی کل قیامت کے دن اس کے درمیان اور دوزخ کے

درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہو گا۔ پھر فرمایا کہ اولیاء اور انبیاء اپنے بیٹوں سے کہیں زیادہ اپنی بیٹیوں سے پیار رکھتے تھے۔ پھر فرمایا کہ حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی صرف ایک ہی بیٹی تھی جو انہیں بہت ہی پیاری تھی ایک روز خواجہ صاحب کو نئے کوزے کے ٹھنڈے پانی پینے کی طلب ہوئی آپ کی زبان مبارک سے نکلا اگر آج نئے کوزے کا ٹھنڈا پانی مل جاتا تو میں اس سے روزہ افطار کرتا ان کی بیٹی نے جونہی یہ بات سنی فوراً اسی وقت ٹھنڈے پانی کا نیا کوزہ مہیا کر کے خواجہ صاحب کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ عصر کی نماز کے بعد خواجہ صاحب پر نیند غالب آگئی اور وہیں مصلیٰ پر سر رکھ کر سو گئے۔ خواب میں دیکھا گویا خدا تعالیٰ بہشت سے اس کے گھر میں نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور پوچھتے ہیں اے لڑکی! تو کس کی بیٹی ہے؟ بیٹی نے جواب دیا "میں اس شخص کی بیٹی ہوں جس نے آج تک نئے کوزے کا ٹھنڈا پانی کبھی نہیں پیا اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے کوزے کو توڑ ڈالا اور فرمایا اے سری! تجھے نئے کوزے کا ٹھنڈا پانی نہیں پینا چاہئے جو لوگ اس قدر دنیا کے معاملات میں پھنسے ہوئے ہوں وہ خاص مقام کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ صاحب مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

گیارہویں مجلس

جانوروں کے مارنے کے بارے میں

فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ جو شخص چالیس مادہ گائے ذبح کرے گا اس کے ذمے ایک گناہ کبیرہ لکھا جائے گا۔ اور جس جانور کو محض نفس کی تسکین کے لئے ذبح کیا جائے وہ اس طرح ہے گویا اس نے خانہ کعبہ کو ڈھانے میں حصہ لیا ہے۔ مگر جس جگہ پر ذبح کرنا جائز ہو وہاں گناہ نہیں ہے۔

پھر فرمایا میں نے حضرت خواجہ حاجی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ اے درویش! حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میری عمر ستر سال ہو گئی ہے مگر میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان ستر سالوں میں مجھے یاد نہیں ہے کہ میں نے کبھی کسی پرندے کو ذبح کیا ہو۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی زندہ جانور کو آگ میں ہرگز نہیں پھینکنا چاہئے۔ اسی طرح کسی جانور کو بے رحمی کے ساتھ نہیں مارنا چاہئے۔ اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام کو آزاد کرے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے یا دو ماہ پے در پے روزے رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی جانور کو ہرگز آگ میں نہ ڈالو ورنہ

آگ میں ڈالتا ہے یہ اتنا بڑا گناہ ہے گویا اس نے اپنی ماں سے زنا کیا ہے نعوذ باللہ منہا۔ یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ صاحب مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

بارھویں مجلس

سلام کہنے کے بارے میں

فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو اسے سلام کہنا چاہئے اور سلام کہنا آدمی کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور فرشتے ایسے شخص کے لئے مغفرت کی سفارش کرتے ہیں جو مجلس سے جاتے وقت سلام کہے۔ فرمایا اللہ کی رحمت بھی اس شخص کے شامل حال ہوتی ہے اور اس کی نیکیوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اس کی عمر بھی لمبی کر دی جاتی ہے۔

پھر فرمایا میں نے حضرت خواجہ یوسف حسن چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ جب کوئی آدمی مجلس سے اٹھ کر جاتے وقت سلام کہتا ہے تو ہزار نیکیاں اسے دی جاتی ہیں اور اس کی ہزار حاجات کو پورا کیا جاتا ہے اور اسے گناہوں سے اس طرح پاک کیا جاتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اس کے ایک سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور ایک سال کی عبادت اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے اور ایک حج اور عمرہ اس کے نام پر لکھا جاتا ہے اور اللہ کی رحمت کے ہزاروں طبق اس کے سر پر قربان کئے جاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے ہر چند کوشش کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں آنے کے وقت یا وہاں سے جانے

کے وقت میں رسول اللہ ﷺ پر پہلے سلام کہوں مگر مجھے کبھی پہل کرنے کا موقعہ نہیں مل سکا کیونکہ میرے سلام کہنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ سلام کہہ دیتے تھے۔ کیونکہ سلام کہنا انبیاء کرام کی سنت ہے جتنے پیغمبر گزرے ہیں وہ سب سے پہلے سلام کہتے تھے۔

خواجہ صاحب یہ فوائد بیان کرنے کے بعد مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔

تیرہویں مجلس

نماز کے کفارہ کے بارے میں

فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ جس شخص کی متعدد نمازیں قضا ہو چکی ہوں اور وہ قضا شدہ نمازوں کی تعداد نہ جانتا ہو تو وہ دو شنبہ (پیر) کی رات کو دو دو کر کے پچاس رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور ایک بار سورۂ اخلاص پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سابقہ فوت شدہ نمازوں کے لئے ان پچاس رکعتوں والی نماز نافلہ کو کفارہ کے طور پر منظور فرمالیں گے خواہ اس نے زمانہ ماضی میں سو سال بھی نمازیں نہ پڑھی ہوں۔

اس کے بعد خواجہ صاحب نے رات کو نفلی عبادت ادا کرنے کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص رات کو کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے جبکہ اس وقت دوسرے لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ یہ رات اور اگلی رات تک اس شخص کی مغفرت کے لئے مجھ سے دعا مانگو۔ اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کو بیس رکعت نفل پڑھتا ہے اور ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور ایک بار سورۂ اخلاص پڑھتا ہے تو قیامت کے دن وہ شخص ایک لاکھ صدیقین اور شہداء کے ساتھ اٹھے گا۔ اسے ہر رکعت کے بدلے میں ایک دن اور ایک رات کی عبادت کا ثواب دیا

جائے گا اور اسے ہر حرف کے بدلے میں ایسا نور ملے گا کہ وہ پل صراط کو اسی نورانی فضا میں پار کر لے گا۔

پھر فرمایا جو شخص رات کو قیام کرے خواہ وہ اونٹ کی گردن کو ہلانے کے برابر (یعنی تھوڑی دیر) بھی ہو تو اسے ایسے شخص سے بھی زیادہ ثواب ملے گا جس نے ساٹھ حج اور عمرے کئے ہوں نیز اس شخص پر اللہ کی رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ میں ایک دفعہ سمرقند میں مسافر تھا وہاں ایک بزرگ تھا جسے حضرت شیخ عبدالواحد سمرقندی کہتے تھے۔ میں نے اس سے سنا کہ جو شخص رات اور دن میں قیام نہیں کرتا اس کے ایمان میں حلاوت اور مٹھاس نہیں ہے اور جو شخص رات اور دن میں قیام کرتا ہے وہ ایمان کی مٹھاس پالیتا ہے پھر فرمایا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کوفی تیس سال تک رات کو نہیں سوئے اور اپنا پہلو زمین پر نہیں رکھا۔ پھر فرمایا کہ جب انہوں نے آخری حج کیا اس کا ماجرا یوں ہے کہ وہ کعبہ کے دروازے کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے اور کہا دروازہ کو کھولو تاکہ آج رات میں اپنے خدا کی عبادت کر لوں کون جانتا ہے کہ دوبارہ مجھے یہ سعادت حاصل ہو سکے گی یا نہیں؟ چنانچہ دروازہ کھل گیا اور حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ اندر چلے گئے۔ خانہ کعبہ کے دونوں ستونوں کے درمیان دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھ کر نماز شروع کی نصف قرآن پڑھ کر رکوع و سجود پورے کئے نماز سے فارغ ہو کر کہا اے اللہ میں تیری ویسی عبادت نہیں کر سکا جیسے کرنے کا حق ہے اور میں تجھے اس طرح نہیں پہچان سکا جیسے پہچاننے کا حق ہے یعنی "مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَمَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ" غیب سے آواز آئی اے ابو حنیفہ! تو نے ہمیں اس طرح پہچانا ہے جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے اور اس طرح ہماری عبادت کی ہے جیسی کرنے کا حق ہے۔ حقیقتاً میں نے تجھے بھی بخش دیا اور انہیں بھی بخش دیا ہے جو تیری پیروی کریں گے اور جو تیرے عقیدہ پر ہوں گے۔

پھر فرمایا کہ حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ چالیس سال تک بالکل نہیں سوئے اوران کی پشت مبارک زمین سے نہیں لگی۔ پھر فرمایا کہ حضرت خواجہ احمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ تیس سال تک ہر رات کو قیام کرتے تھے اور ہر رات کو دو رکعت نفلوں میں قرآن ختم کرتے تھے پھر فرمایا کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک بار خواب میں رب ذوالجلال والاکرام کو دیکھا پھر باقی عمر نہیں سوئے۔ حالانکہ بعد میں وہ ستر سال تک زندہ رہے۔ جب ان کے وصال کا وقت قریب ہوا تو ایک بزرگ نے انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ اور کیسے جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ مردانہ وار جا رہا ہوں۔ دوستو! آج سے ستر سال پہلے میں نے ایک خواب دیکھا تھا جسے میں نے آج تک کسی کو نہیں بتایا آج میں اسی خواب میں سرشار ہو کر جا رہا ہوں۔

پھر فرمایا اے درویش ایک دنیا کا نور ہوتا ہے ایک پل صراط کا نور ہوتا ہے اور ایک بہشت کا نور ہوتا ہے۔ پھر فرمایا جو شخص رات کو قیام کرتا ہے اس کی ہر دعا قبول کی جاتی ہے اور بہشت اس کی آرزومند ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ میں ایک دفعہ بخارا کی طرف سفر کر رہا تھا کہ میں نے دوران سفر میں ایک درویش کو دیکھا جو بہت بزرگ تھا میں کچھ مدت اس کی صحبت میں رہا میں نے دیکھا کہ وہ ہر رات کو قیام میں گزارتا تھا آخرکار لوگوں سے سنا گیا کہ اس درویش نے چالیس سال سے پہلو زمین پر نہیں رکھا یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ صاحب مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

چودھویں مجلس

سورۂ فاتحہ اور اخلاص کے بارے میں

زبان مبارک سے فرمایا کہ حضرت خواجہ یوسف حسن چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص سوتے وقت سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھتا ہے اسے قیامت کے دن "امین" کا لقب ملے گا۔ پیغمبروں کے علاوہ اور کوئی شخص بھی اس سے پہلے بہشت میں نہیں جائے گا وہ بہشت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفیق ہوگا۔ پھر فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد مرعشی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص سوتے وقت ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے وہ گناہوں سے اس طرح پاک اور صاف ہو جاتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

پھر فرمایا میں نے کتاب "حدیقہ" میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت قُلْ یَاۤاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ پڑھتا ہے بہشت میں ایک ہزار لوگ اس کی گواہی دیں گے کہ واقعی یہ پڑھتا تھا۔

پھر فرمایا کہ میں ایک دفعہ اپنے پیر حضرت حاجی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ بدخشان کی مسجد میں حاضر تھا کہ میں نے ایک بزرگ کو دیکھا جسے حضرت خواجہ محمد بدخشانی رحمتہ اللہ علیہ کہتے تھے۔ وہ ہر وقت مشغول بہ حق رہتے تھے میں نے اسے یہ کہتے

ہوئے سنا ہے کہ جو شخص آفتاب نکلنے کے بعد دو رکعت یا چار رکعت (نفل اشراق) پڑھتا ہے اس کے نامہ اعمال میں حج اور عمرہ کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص سورج کے طلوع ہونے کے بعد دو رکعت یا چار رکعت نماز (اشراق) پڑھتا ہے اسے ایسے شخص پر فضیلت حاصل ہوتی ہے جس نے اپنا تمام مال صدقہ کر دیا ہو یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ صاحب مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

پندرہویں مجلس

جنت اور اہل جنت کے بارے میں

فرمایا میں نے حضرت امام شعبی رحمتہ اللہ علیہ کی تفسیر میں بہشت کی کیفیت کے بارے میں یہ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ایک دفعہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا "یارسول اللہ! ہمیں اہل بہشت کے کھانوں کے بارے میں کچھ بتائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس خدائے پاک کی قسم جس نے ہمیں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ایک بہشتی آدمی بہشت میں سینکڑوں آدمیوں کے ساتھ کھانا کھائے گا اور اپنے اہل خانہ سے صحبت بھی کرے گا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا بہشتیوں کو بہشت کی غذا کھانے کے بعد قضائے حاجت بھی ہو گی یا نہیں؟ فرمایا۔ بہشت کی غذا کھانے سے جسم سے پسینہ نکلے گا جو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہو گا چنانچہ اسی پسینہ کی وجہ سے تمام بہشتی غذا ہضم ہو جائے گی اور پیٹ میں کچھ نہیں رہے گا اور اہل جنت ہمیشہ ناز و نعمت میں زندگی بسر کریں گے اور روزانہ ان کی نعمتوں میں اضافہ ہو گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص بہشت کی ان نعمتوں کو حاصل کرنا چاہے وہ جمعہ کے روز صبح کی نماز کے بعد سو بار سورۂ اخلاص پڑھا کرے اور جو ہمیشہ پڑھے گا اس کے لئے بہشتی نعمتوں میں مزید اضافہ ہو گا۔

پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا بہشت میں ماں باپ اور فرزند بھی ایک دوسرے سے ملیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن

کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ (یعنی جب ماں باپ اور فرزند ایک دوسرے کو دیکھنا چاہیں گے تو وہ بہشتی گھوڑوں پر سوار ہو کر ایک دوسرے کے محلات میں جائیں گے)

یہ فوائد بیان کرنے کے بعد حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ الحمد للّٰہ علی ذلك۔

سولہویں مجلس

مسجد کے بارے میں

فرمایا حدیث شریف میں وارد ہے جو آدمی مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے اور بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم کہے تو نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم دیتے ہیں کہ اس کے نامہ اعمال میں اس کی ہر رکعت نماز پر سو رکعت کا ثواب لکھا جائے اور اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کے ہر قدم پر بہشت میں اسے ایک درجہ دیا جاتا ہے اور بہشت میں اس کے نام پر ایک محل تعمیر کیا جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ حضرت جو شخص مسجد میں داخل ہوتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم کہتا ہے تو شیطان اسے کہتا ہے کہ تو نے میری کمر کو توڑ ڈالا ہے پھر نمازی کے نامہ اعمال میں ایک سال کی عبادت لکھ دی جاتی ہے پھر جب وہ مسجد سے نکلتے وقت بھی وہی سابقہ کلمہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے ہر بال کے عوض اسے سو نیکی کا ثواب عطا کرتے ہیں اور بہشت میں اسے سو درجے عطا کئے جاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ امام زندولسی زندہ راستی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جب مومن مسجد میں داخل ہو تو پہلے دایاں پاؤں مسجد کے اندر رکھے اس طرح کرنے سے اس کے تمام گناہ اول سے آخر تک جھڑ جاتے ہیں اور جب وہ مسجد سے باہر نکلے تو پہلے بایاں پاؤں باہر رکھے ایسا کرنے سے فرشتے کہتے ہیں یارب اس کی حفاظت فرما اور اس کی

حاجت کو پورا فرما اور اس کی جگہ بہشت جاوداں میں بنا۔ پھر فرمایا میں نے خواجہ محمد مرعشی رحمتہ اللہ علیہ کے رسالہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ ایک دفعہ اللہ کے گھر میں بے ادب کی طرح داخل ہوئے یعنی پہلے بایاں پاؤں مسجد میں رکھا تو ان کی اسی بے ادبی کی وجہ سے ان کا نام ثور مشہور ہو گیا۔ (عربی میں ثور کا معنی بیل ہوتا ہے) یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ **الحمد للّٰہ علی ذلك۔**

سترہویں مجلس

مال دنیا جمع کرنے کے بارے

فرمایا کہ مرد کو چاہیے کہ اس دنیا کے مال و دولت کو حریصانہ نگاہوں سے نہ دیکھے اور اس کے درپے نہ ہو اور جو کچھ اسے اللہ تعالیٰ عطا کرے وہ اسے اللہ کے راستہ میں خرچ کرے اور کچھ ذخیرہ کر کے نہ رکھے۔

پھر فرمایا میں نے حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان سے سنا ہے کہ مال کا شکر صدقہ دینا ہے اور سلام کا شکر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہنا ہے۔ جو شخص یہ لفظ کہے گا گویا اس نے اسلام کو صحیح طور پر قبول کیا ہے۔ اور جو زکوٰۃ اور صدقہ دیتا ہے وہ مال کا حق ادا کرتا ہے۔ پھر بچوں کی بدخوئی کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بچوں کے روتے وقت شیطان لعین ان کے کان مروڑتا ہے تا کہ بچے گریہ وزاری کریں اس موقع پر والدین بچوں کو پیٹتے ہیں تو یہ گناہ والدین کے نام لکھا جاتا ہے۔

پھر فرمایا حدیث شریف میں آیا ہے کہ بچہ اس وقت تک نہیں روتا جب تک شیطان اس کو دکھ نہیں پہنچاتا لہٰذا جب بچہ روئے تو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کہنا چاہیے تا کہ ماں باپ کو ایک خوشخبری ملے اور ان کے بچے کو گریہ وزاری سے نجات مل جائے۔

پھر فرمایا حسد قطعاً اچھی عادت نہیں ہے خصوصاً کسی مسلمان پر حسد کرنا تو بہت ہی

بڑا گناہ ہے بعض علماء کے قول کے مطابق حدیث میں یوں وارد ہوا ہے کہ حسد کو اپنے دل سے باہر نکال دینا چاہئے۔ جب مسلمان اپنے دل سے حسد کو نکال باہر کرتا ہے تو پھر اسے بہشت میں داخل کیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا علماء میں حسد زیادہ پایا جاتا ہے اس لئے کہ وہ کسی دنیاوی بات میں حسد نہیں کرتے بلکہ وہ کسی دوسرے شخص کی ایسی بات پر حسد کرتے ہیں جو ایک اچھی بات ہوتی ہے۔ یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ الحمد للہ علی ذلك۔

اٹھارویں مجلس

چھینک مارنے کے بارے میں

آپ نے فرمایا حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب مومن چھینک مارتا ہے اور پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اور بہشت میں اس کے نام پر ایک حصہ الاٹ کر دیا جاتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں غلام کو آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جب وہ دوسری بار چھینک مارتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے تو اس کے ماں باپ کو بھی بخش دیا جاتا ہے اور جب تیسری بار چھینک آئے تو اسے زکام کی ایک علامت سمجھنا چاہئے۔اے مسلمانو! چھینک مارنے والے کا جواب دینا بھی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور درجات بہشت میں زیادتی کا سبب ہوتا ہے اور یہی چھینک اس کے لئے دوزخ کی آگ کے آگے ایک پردہ بن جاتی ہے اور چھینک کا جواب دینے والے کے نام پر ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں ان نیکیوں کو بروز قیامت تولتے وقت میزان میں رکھا جائے گا جو کہ عرش و کرسی سے بھی زیادہ وزنی ہوں گی۔جو شخص چھینک مارنے کے وقت ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہشت میں اسے پیغمبروں کی ہمسائیگی عطا فرماتے ہیں اور بہشت میں اسے ایک شاندار وسیع و عریض محل دیا جاتا ہے پھر فرمایا سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو چھینک آئی تھی جب انہوں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو حضرت جبرائیل علیہ

السلام پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا یَرْحَمُكَ اللّٰه۔

یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ الحمد لله على ذلك۔

انیسویں مجلس

نماز کی اذان کے بارے میں

فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اذان کے ثواب کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جو شخص نماز کی اذان دیتا ہے اس کا ثواب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ نماز کی اذان میری امت پر ایک حجت ہے اس کی تفسیر یوں ہے کہ جب موذن اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہے تو گویا وہ یہ کہتا ہے "اے محمد مصطفیٰ کی امت! میں نے تم پر خدا کو گواہ بنایا ہے اس لئے کہ دُنیا کے کاروبار کو چھوڑ کر نماز کے لئے حاضر ہو جاؤ۔ اور جب موذن اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کہتا ہے تو وہ دراصل یہ کہتا ہے کہ اے محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت! میں نے تم پر اللہ تعالیٰ کو اور اس کے فرشتوں کو گواہ بنالیا ہے کہ میں نے تمہیں نماز کے وقت کی خبر کر دی ہے جس سے افضل اور کوئی خبر نہیں ہے اور جب موذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدَ الرَّسُوْلُ اللّٰہ کہتا ہے تو دراصل وہ یہ کہتا ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور خدا کے سچے پیغمبر ہیں۔ اور جب موذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتا ہے تو دراصل وہ یہ کہتا ہے کہ اے محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت! میں نے تم پر دین کو ظاہر اور روشن کر دیا ہے۔ لہٰذا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کو مان کر نماز کے لئے آجاؤ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے کیونکہ نماز دین کا ستون ہے اور جب موذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتا ہے تو

دراصل وہ یہ کہتا ہے کہ اے محمد مصطفےٰ ﷺ کی امت! تم پر بہشت اور رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اٹھو اور اللہ کی رحمت سے اپنا حصہ حاصل کر لو۔ جو کہ دنیا و آخرت میں سے تمہارے لئے بہشت ہی ہے۔ اور جب موذن اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے تو گویا دراصل وہ یہ کہتا ہے کہ اے محمد مصطفےٰ ﷺ کی امت! میں خدا کی رحمت کو تم پر اور خود خدا کو بھی تم پر گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ نماز کے لئے حاضر ہو جاؤ اور دنیا کے کاروبار سے ہاتھ روک دو۔ میں نے تم پر دین اسلام کو ظاہر کر دیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نماز کے بارے میں حکم مانو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور تم یہ بات جان لو کہ کوئی عمل بھی نماز سے زیادہ افضل نہیں ہے۔ جو نماز میں سستی کرے گا وہ آخر کار پچھتائے گا۔ مزید فرمایا کہ جب تم لاالہ الا اللّٰہ کہتے ہو تو جان لو کہ سات آسمانوں اور سات زمینوں کی امانت تمہاری گردن میں ہے جو اس امانت کو اٹھائے گا وہ کامیابی حاصل کر لے گا پھر فرمایا کہ میں نے بغداد میں ایک بزرگ سے یہی مسئلہ بیان کیا تھا تو اس نے فرمایا تھا کہ موذن کی اذان پر عمل کرنا تمام گناہوں کا کفارہ ہے جو شخص مسجد میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا حکم مان کر نماز پڑھے گا وہ بہشت میں صدیقین اور شہداء کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا رفیق ہو گا۔ پھر فرمایا حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب عمدہ میں لکھا ہے کہ موذن کی اذان سن کر مسجد میں آنے والا نمازی بروز قیامت دوسرے لوگوں کی شفاعت کرے گا۔ لہٰذا جو شخص نماز کی اذان سنتا ہے اور پھر نماز باجماعت ادا کرتا ہے اس کی ایک رکعت کا ثواب اسے تین سو رکعتوں کے برابر دیا جاتا ہے اور ہر رکعت کے عوض میں اسے بہشت میں ایک شاندار محل دیا جائے گا۔

پھر فرمایا ان لوگوں پر رسول اللہ ﷺ ناراض ہوں گے۔

پہلا وہ شخص جو جمعہ کے روز کی نماز فوت کرے دوسرا وہ شخص جو اپنے آزاد کردہ

غلام کو دوبارہ فروخت کرے تیسرا وہ شخص جو ہمسایہ کو ایذا پہنچائے چوتھا وہ شخص جو کسی سے ناحق جگا ٹیکس وصول کرے پانچواں وہ شخص جو اپنی بیوی پر ظلم کرے پھر فرمایا کہ موذن کے لئے فرشتے بھی استغفار کرتے ہیں یعنی اس کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں چنانچہ وہ حساب کتاب کے بغیر بہشت میں داخل ہو گا پھر فرمایا اے درویش! تکبیر ایسے کہو جیسا کہ میں نے کہا ہے یعنی میری باتیں تمہارے دونوں ... بھی سامنے ہیں اور تمہارے سینہ کے بھی سامنے ہیں۔ (یعنی میں نے ہر بات کھول کر بتا دی ہے) تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے تمہارے دونوں پاؤں کو یا پل صراط کے اوپر ہیں بہشت تمہارے دائیں طرف اور دوزخ تمہارے بائیں طرف ہے۔ جب تم اللہ اکبر کہو تو پورے غور و تدبر کے ساتھ کہو پھر نماز میں قرآن کی سورتیں پڑھو اور خشوع و خضوع کے ساتھ رکوع و سجود کرو پھر بیٹھ کر التحیات پڑھو تا کہ تمہارے لئے فرشتے دعائے مغفرت کریں یہاں تک کہ تم السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہہ کر نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

پھر فرمایا ہمیشہ حلال کی روزی کھاؤ اور حلال مال سے خریدا ہوا لباس پہنو، توبہ کرو حرام مال کا لباس نہ پہنو جب تم ان باتوں پر عمل کرو گے تو تم پر سات بہشتوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور تمہاری نماز کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

پھر فرمایا قرآن پڑھنے کی عادت اپنانی چاہئے کیونکہ قرآن کی تلاوت گناہوں کا کفارہ ہے اور یہ دوزخ کی آگ کے آگے ایک پردہ بن کر حائل ہو جاتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر بہشت کے دروازے کھول دیتا ہے اور قرآن کے ہر حرف کے بدلے میں جو وہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت کے دن تک اس کے لئے خدا کی تسبیح بیان کرتا ہے اور سب سے زیادہ اللہ کے قریب وہی شخص ہوتا ہے جو علم پڑھنے اور قرآن پڑھنے کا عادی ہو۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنی امت کے بارے میں رات دن عذاب خداوندی سے ڈرتا رہتا ہوں اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سورۂ اخلاص لے کر نازل ہو گئے اور میں مطمئن ہو گیا کیونکہ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جو شخص یہ سورۃ پڑھے گا عرش سے ایک منادی کرنے والا فرشتہ یہ منادی کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے تمام گناہوں کو بخش دیا ہے اور یہ شخص جو حاجت اپنے اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اس کی حاجت پوری ہو گی۔ پھر فرمایا کہ تم قرآن کے پڑھنے اور سیکھنے کو اپنے آپ پر لازم سمجھ لو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن کی ایک آیت بھی سیکھ لے گا یہ اس کی بہت بڑی نیکی سمجھی جائے گی جب وہ فوت ہو گا تو قرآن کا طالب علم ہونا ہی اس کی بہت بڑی نیکی متصور ہو گی قبر میں ایک فرشتہ خوبصورت شکل میں اس کے پاس آئے گا اور اسے ایک ترنج (ناشپاتی) دے گا جو وہ بہشت سے لایا ہو گا پھر فرشتہ اسے کہے گا کہ قرآن پڑھو وہ کہے گا میں ابھی طالب علم ہوں میں نے دنیا میں ابھی قرآن نہیں پڑھا تھا اس پر فرشتہ اسے دوبارہ کہے گا کہ پڑھو دیکھو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ترنج (ناشپاتی) تحفہ بھیجی ہے پھر وہ شروع سے لے کر آخر تک قرآن کو پڑھے گا پھر فرشتہ اسے کہے گا اب تمہیں نہ قبر کا عذاب ہو گا اور نہ ہی تم پر قیامت کے روز کوئی سختی یا تکلیف ہو گی۔ تم بہشت میں پیغمبروں کی ہمسائیگی میں رہو گے۔

یہ فوائد بیان کر کے خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر چلے آئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

بیسویں مجلس

مومن کے بارے میں

زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ مومن وہ ہے جو ان تین چیزوں کو اپنا دوست سمجھے اول موت کو دوسرے درویشی کو اور تیسرے بیماری کو۔ پس جو شخص ان تین چیزوں کو اپنا دوست سمجھے گا فرشتے اسے اپنا دوست سمجھتے ہیں اور اس دوستی کا بدلہ اسے بہشت کی صورت میں ملے گا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے درویشوں کو اپنا دوست سمجھا ہوا ہے اور مومن خود اللہ تعالیٰ کے دوست ہوتے ہیں پھر فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جس کے پاس آٹھ ہزار درہم ہوں وہ دولت مند ہوتا ہے اور جس کے پاس اس سے کم ہوں وہ درویش ہوتا ہے اور جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو اور اس کے باوجود وہ رات دن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے وہ حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح صابر اور شاکر ہوتا ہے۔

پھر فرمایا میں نے حضرت خواجہ مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تین لوگوں کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان لوگوں کا مقام عرش کے نیچے ہوتا ہے۔ پہلے تو وہ لوگ ہیں جو ہمت نہیں ہارتے اور ہمیشہ ہمت مرداں مدد خدا پر یقین رکھتے ہیں دوسرے وہ لوگ ہیں جو ہمسایوں کے ساتھ ایسا اچھا سلوک کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہوتا ہے۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو درویشوں کو اور مسافروں کو روٹی کھلاتے ہیں پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب سے افضل عمل نماز

ہے پھر صدقہ اور پھر قرآن پڑھنا پس جو شخص ان تین گروہ کے لوگوں میں سے بننے کی کوشش کرے گا وہ میری امت میں سے ہوگا اور بہشت میں داخل ہوگا۔

پھر فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمسایوں کے بارے میں حسن سلوک کی اتنی تاکید فرمائی کہ مجھے شک ہوگیا چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ایک ہمسایہ کی وفات کے بعد اس کے ہمسایہ کو وراثت میں سے حصہ ملے گا یا نہیں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں اگر مرنے والے کا اور کوئی شرعی وارث نہ ہو تو پھر ہمسایہ کو ورثہ میں سے مال ملے گا...... الغرض رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو ہمسائے کے بارے میں شفقت اور نرم دلی سے کام لے گا وہ یقیناً بہشت میں جائے گا اور میرا ہمسایہ ہوگا۔

انشاءاللہ تعالیٰ۔ یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہوگئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آگئے۔ الحمد للّٰہ علی ذلك۔

اکیسویں مجلس

کسی کی حاجت پوری کرنے کے بارے میں

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس مومن سے محبت کرتا ہے جو کسی دوسرے مومن کی حاجت روائی کرتا ہے اس کا مقام بہشت میں ہوتا ہے پھر فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کی عزت کرتا ہے اس کی جگہ بہشت میں ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی مومن کی مثلاً جوتی سیدھے کرے یا مومن کے پاؤں میں چبھے ہوئے کانٹے کو نکالے تو اللہ تعالیٰ اسے صدیقین اور شہدا کے درمیان جگہ عطا فرماتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ مشائخ اور اولیاء کبار نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص فی المثل ورد وظیفہ پڑھ رہا ہو یا کسی نفلی عبادت میں مصروف ہو اور اسی اثناء میں کوئی حاجتمند اس کے دروازے پر اسے ملنے کے لئے آجائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام مصروفیتوں کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اس کی مشکلکشائی اور حاجت روائی کرے حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دین و دنیا کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے اور وہ بہشت میں حضرت آدم علیہ السلام کی ہمسائیگی میں رہے گا۔ یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ **الحمد للہ علی ذلك۔**

بائیسویں مجلس

آخری زمانے کے بارے میں

فرمایا حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب آخری زمانہ آئے گا تو تمام علمائے کرام کو اس طرح قتل کر دیا جائے گا جیسے چوروں اور ڈاکوؤں کو قتل کیا جاتا ہے اس زمانہ میں عالم کو منافق کہا جائے گا اور منافق کو عالم۔ پھر فرمایا کہ جو شخص علم لکھتا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں کہ آسمان میں اسے اولیاء کے نام سے پکارا جائے۔ پھر فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ کفر دو ہیں ایمان بھی دو ہیں اسلام بھی دو ہیں نفاق بھی دو ہیں۔ علم بھی دو ہیں اور عمل بھی دو ہیں۔ پھر تفصیل یوں بیان فرمائی کہ دو کفر اس طرح ہیں کہ ایک کفر تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کرنا ہے۔ مثلاً جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کرنا بیماروں کی بیمار پرسی نہ کرنا اور مسلمانوں کو فائدہ نہ پہنچانا۔ یا اسی طرح کی جو دوسری صورتیں ہوں تو ان میں آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ مگر دوسرا کفر یہ ہے کہ آدمی اسلام سے مرتد ہو جائے اور اللہ کے فرائض کا منکر ہو جائے۔ یہ وہ کفر ہے جس سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔

اسی طرح ایمان بھی دو ہیں ایک ایمان منافقوں کا ہے کہ زبان سے تو ایمان کا اقرار کرتے ہیں مگر دل میں اس پر شک کرتے ہیں یہ منافقوں کا طریقہ ہے مگر دوسرا ایمان وہ ہے کہ مومن زبان سے بھی اقرار کرے اور دل سے بھی اس کی تصدیق کرے جبکہ خاص ایمان یہ ہے کہ اس مومن کے نامہ اعمال میں نیکی کے بغیر اور کچھ لکھا ہوا نہ

ہو۔ یعنی صرف نیکی ہی نیکی درج ہو۔

اسی طرح اسلام بھی دو ہیں ایک اسلام تو یہ ہے کہ جب تم خدا پر یقین لائے ہو تو پھر کسی قسم کا شک نہ لاؤ۔ جب تم اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ کرتے ہو تو دل اور زبان سے اسے وحدہ لاشریک کہو یہ اسلام تو پاکیزہ لوگوں کا ہے مگر دوسرا اسلام یہ ہے کہ تم زبان سے تو کہو کہ میں مسلمان ہوں مگر دل میں کفر بھرا ہوا ہو اور دین کا کوئی فکر نہیں لہٰذا جو کچھ دل میں ہو زبان سے بھی وہی کہنا چاہیے۔ اور لوگوں میں سچے اور پکے مسلمانوں کی طرح رہنا چاہیے اگر یہ صورت نہ ہو تو پھر صرف لاالٰہ الا اللہ کی زبانی شہادت دوزخ کی آگ سے کس طرح بچائے گی؟ اسی طرح نفاق بھی دو قسم کا ہے ایک نفاق تو یہ ہے کہ آدمی تمام حلال حرام اور امر و نہی کا اعتراف و اقرار تو کرے مگر اس کے باوجود گناہ اور معصیت میں بھی مبتلا ہو یعنی خدا تعالیٰ سے ڈرتا بھی ہے اور توبہ منظور ہونے کی امید بھی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی جانتا ہے کہ یہ گناہگار اور بدکار ہے الغرض ایک صورت نفاق کی تو یہ ہے مگر دوسری صورت نفاق کی یہ ہے کہ زبان سے حلال و حرام اور امر و نہی کا اقرار و اعتراف تو کرے مگر اس کے دل میں یہ عقیدہ ہو کہ نماز و روزہ اور حج کرنا اور زکوٰۃ دینا ایسے اعمال ہیں کہ اگر کئے جائیں تو ثواب ہے اور بس۔ نفاق کی یہ ایسی قسم ہے کہ جس کی سزا دوزخ ہے۔

اسی طرح علم بھی دو ہیں ان میں ایک علم تو خاص ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لئے ہو اور دوسرا علم عام ہے۔ جو شخص خاص علم کا ایک کلمہ بھی سن لیتا ہے اس کا یہ عمل ایک سال کی عبادت کرنے سے افضل ہے اور جو شخص ایسی جگہ میں بیٹھے جہاں علم کی باتیں ہوتی ہیں تو اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ علم نابینا کے لئے روشنی ہے اور بہشت میں لے جانے کے لئے ایک رہبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا علم بھی دین و دنیا میں ضائع نہیں کرتا۔

اسی طرح عمل بھی دو ہیں ایک تو ان میں سے وہ عمل ہے جو خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کیا گیا ہو اور دوسرا وہ عمل ہے جو ریاکاری اور دکھلاوے کے لئے کیا گیا ہو اس کا کوئی اجر نہیں ملتا بلکہ ایسا عمل آگ کے زیادہ قریب کر دیتا ہے اس میں کوئی نیکی نہیں ہے۔

یہ فوائد بیان کرنے کے بعد حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہو گئے۔ میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔

تیئسویں مجلس

موت کو یاد کرنے کے بارے میں

فرمایا حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات اور دن کے قیام اور دیگر نفلی عبادات سے موت کا یاد کرنا افضل ہے۔

پھر فرمایا کہ سب سے افضل زاہد وہ ہے جو موت کو ہمیشہ یاد رکھے۔ اور ہمیشہ موت کی تیاری میں رہے۔ اسے اپنی قبر "رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ" دکھائی دے۔

اس کے بعد انبیاء کرام کو یاد کرنے کے بارے میں بات چیت شروع ہوئی اور فرمایا کہ جو شخص حضرت آدم علیہ السلام کا نام لے تو تین بار صلوات اللہ علیہ کہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتے ہیں خواہ اس کے گناہ دریا سے بھی زیادہ ہوں۔ بہر حال ایسا شخص بہشت میں حضرت آدم علیہ السلام کی ہمسائیگی میں ہوگا اور جو شخص حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لے اور تین بار صلوات اللہ علیہ کہے تو وہ بہشت میں جس دروازہ سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔

پھر فرمایا کہ جو شخص انبیائے کرام کو یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سات اعضاء کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دیتا ہے۔ یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

چوبیسویں مجلس

مسجد میں چراغ جلانے کے بارے میں

فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک رات بھی مسجد میں چراغ روشن کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے گناہ معاف کر دے گا اور ایک سال کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جائیں گی اور بہشت میں اسے عالیشان محل ملے گا اور جو شخص مسجد میں ایک ماہ چراغ روشن کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے سات اندام کو دوزخ پر حرام کر دے گا اور بہشت کے تمام دروازے اس کے لئے کھول دیئے جائیں گے تاکہ جس دروازہ سے وہ داخل ہونا چاہے بہشت میں داخل ہو جائے۔ اور اس دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے اسے بہشت میں اپنا مقام دکھایا جائے گا اور وہ بہشت میں پیغمبر ﷺ کا رفیق ہو گا پھر فرمایا میں نے حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان سے سنا ہے جو انہوں نے مسجد میں چراغ روشن کرنے کی فضیلت کے بارے میں فرمایا تھا کہ جب تک مسجد میں روشنی رہتی ہے اس وقت تک عرش اٹھانے والے فرشتے چراغ روشن کرنے والے کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی بخشش اور مغفرت کے لئے دعا گو رہتے ہیں۔ الحمد لله علی ذلك۔

پچیسویں مجلس

درویشوں کے بارے میں

درویشوں کے بارے میں فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص درویش کو روٹی کھلاتا ہے اسے تمام گناہوں سے پاک کر دیا جاتا ہے پھر فرمایا تین قسم کے لوگ بہشت میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ ایک جھوٹا دوسرا کنجوس دولت مند اور تیسرا خیانت کرنے والا تاجر۔ یہ تینوں قسم کے لوگ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے جب درویش جھوٹ بولنے لگ جائے اور دولت مند کنجوسی کرے اور سوداگر خیانت اور بد دیانتی پر تل جائے تو اللہ تعالیٰ زمین سے برکت اٹھا لیتے ہیں۔

پھر فرمایا جو شخص رات دن میں ایک بار سورۂ یٰسین پڑھتا ہے اور ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور قل ھو اللہ احد تین بار پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال اور اس کی عمر میں برکت عطا کرتا ہے۔ وہ شخص قیامت کے دن میں حساب و کتاب سے محفوظ رہے گا اس کے لئے میزان اور پل صراط کی منزل آسان کر دی جائے گی جونہی خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے یہ فوائد بیان کئے تو وہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

چھبیسویں مجلس

شلوار اور اس کے پائنچے کو نیز آستینوں کو لمبا کرنے کے بارے میں

فرمایا حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے کہ منافقوں کی علامت شلوار کا پائنچہ لمبا کرنا ہے جو شخص شلوار کا پائنچہ اتنا دراز کرے کہ اس کے پاؤں کے نیچے آجائے تو وہ شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہوتا ہے پھر فرمایا جو شخص شلوار کے پائنچے کو اس قدر لمبا اور ڈھیلا کرے کہ وہ اس کے پاؤں کے نیچے آجائے تو اس کے ہر قدم پر جو وہ زمین پر رکھتا ہے زمین اور آسمان کا ہر فرشتہ اس پر لعنت بھیجتا ہے اور اس کے جسم کے تمام بالوں کے برابر دوزخ میں اس کے نام پر خانے بنائے جائیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص زیادہ لمبی شلوار پہنتا ہے وہ منافق ہے اور جو لمبی آستینیں رکھتا ہے وہ ملعون ہے۔

پھر فرمایا کہ دو گروہ ہمیشہ خدا کی لعنت میں رہتے ہیں ایک لمبی آستینوں والا اور دوسرا لمبی پائنچوں والی شلوار پہننے والا اور ایسے ہی لوگوں کے نام پر دوزخ میں ساٹھ خانے بنائے جائیں گے۔

پھر فرمایا کہ اسراف کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے پائنچہ کو لمبا کرنے سے اور

مردے کے کفن کو ضرورت سے زیادہ لمبا کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ مردہ کو ان دو وجہ سے بھی عذاب ہوگا ایک ضرورت سے زیادہ کفن لمبا ہونے کی وجہ سے اور دوسرے شلوار کے لمبا رکھنے کی وجہ سے۔ نعوذ باللہ منہا۔

ان فوائد کو بیان کرنے کے بعد حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔

ستائیسویں مجلس

عالموں کے بارے میں

فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آخری زمانہ آئے گا تو امراء جابر ہو جائیں گے اور علماء دنیاوی کاروبار کرنے لگ جائیں گے اور جہان میں ایک فتنہ اٹھ کھڑا ہو گا۔ زمینوں اور پہاڑوں میں زندگی دشوار ہو جائے گی۔

پھر فرمایا کہ امراء ظالم اور جابر ہو جائیں گے اور علماء اپنے مقام سے گر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مخلوق سے اپنی برکت اٹھا لے گا شہر ویران ہو جائیں گے دین میں فتنہ و فساد پیدا ہو جائے گا پس سمجھ لینا کہ یہ سب جابر و ظالم امراء اور دنیادار علما اہل دوزخ ہیں نعوذ باللہ منہا۔

پھر صدقہ دینے کے بارے میں فرمایا کہ صدقہ ایسے شخص کو دینا چاہئے جو کسی درویش کو اپنے گھر میں مہمان رکھے کیونکہ اس طرح ایک صدقہ کا ثواب دس کے برابر ملے گا۔ اور جو صدقہ تم اپنے غریب رشتہ داروں کو دو گے تو وہاں ایک صدقہ کا ثواب ہزار کے برابر ملے گا پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ صدقہ اس طرح دیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدقہ دینے والے کی بخشش ہو جائے۔ یہ فوائد بیان کرنے کے بعد خواجہ صاحب رحمتہ اللہ مشغول بہ حق ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔ والحمد للہ علی ذلک۔

اٹھائیسویں مجلس

توبہ کے بارے میں

اللہ تعالیٰ کے کلام میں یہ نص موجود ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو توبہ کرو اور اللہ کی طرف رجوع کرو۔

اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ پھر فرمایا کہ میں نے کتاب حدیقہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ مسلمان کے لئے توبہ کرنا فرض ہے۔ پھر فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو عرض کیا اے باری تعالیٰ تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کر دیا ہے اور مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ تیری توفیق کے بغیر اسے اپنے پاس آنے سے روک سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں حفاظت کروں گا تو ابلیس ہرگز تجھ پر یا تیری اولاد پر دست درازی نہیں کر سکے گا۔ اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی الٰہی کچھ اور زیادہ رعایت دے۔ آواز آئی کہ اے آدم! جب تک یہ مخلوق اس دنیا میں ہے میں نے توبہ کو فرض کر دیا ہے۔ جب تیری اولاد توبہ کرے گی تو میں ان کی توبہ کو قبول کر لوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موت سے پہلے پہلے توبہ کر لو تا کہ قیامت کو پچھتانا نہ پڑے۔ پھر فرمایا حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

مغرب کی طرف ایک دروازہ اللہ نے تمہاری توبہ کے لئے بنایا ہے جو کہ ستر سال کے راستہ جتنا چوڑا ہے یعنی بہت ہی لمبا چوڑا ہے۔ پھر فرمایا توبہ کی دو قسمیں ہیں ایک توبہ تو وہ ہے جو نصوحی ہوتی ہے کہ توبہ کے بعد پھر گناہ کے قریب بھی نہ بھٹکا جائے اور دوسری توبہ یہ ہے کہ ہر روز اور ہر رات کو توبہ کی جائے اور پھر توڑی جائے۔ یہ توبہ اچھی نہیں ہے۔

پھر فرمایا اے معین الدین! میں نے تیرے حال کو کمال تک پہنچانے کی پوری کوشش کی ہے اب تمہیں چاہئے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہونا تاکہ کل قیامت کو تمہیں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

پھر فرمایا فرزند خلف یعنی لائق فرزند وہ ہوتا ہے کہ جو کچھ اپنے پیر کی زبان سے سنے اپنے ہوش اور گوش کو ہمیشہ اسی طرف مائل رکھے تاکہ کل قیامت کو شرمندہ نہ ہو۔ پھر فرمایا فرزند خلف یعنی لائق فرزند وہ ہوتا ہے جو کچھ اپنے پیر سے سنتا ہے اسے اپنی بیاض میں لکھ لیتا ہے تاکہ شرمندہ نہ ہونا پڑے جونہی حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ ان الفاظ پر پہنچے تو عصا جو ان کے سامنے تھا اسے اٹھایا اور مجھ دعا گو کو عنایت فرمایا اور پھر لبادہ یعنی خرقہ اور لکڑی کی نعلین مبارک اور مصلیٰ بھی مجھے دیا اور فرمایا یہ چیزیں ہمارے پیروں کی یادگار ہیں جو انہیں رسول اللہ ﷺ سے نسلاً بعد نسل ملی ہیں ہم نے یہ چیزیں تمہیں دے دی ہیں تمہارا فرض ہے کہ جس طرح ہم نے ان کو محفوظ رکھا ہے تم بھی ان کو اسی طرح محفوظ رکھنا۔ اور جس کو مرد دیکھو اسے یہ چیزیں آگے دے دینا یہ کہہ کر انہوں نے مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور کہا کہ میں نے تمہیں خدا

کے سپرد کیا ہے اس کے بعد وہ عالم تحیر میں مشغول ہو گئے اور میں اور دوسرے احباب اٹھ کر آ گئے۔

الحمد للّٰہ علی ذلک فقط۔

تمت بالخیر

حکیم مطیع الرحمٰن قریشی نقشبندی میانوالی

صاحبانِ ذوق و محبت اور اربابِ فکر و نظر

مژدۂ جانفزا

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر

حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے

بہار آفریں قلم سے نکلا ہوا لازوال شاہکار

درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے معمور تصنیف

ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکمل سیٹ سات جلدیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۰ لاہور